وعد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

BADR QADIAN

بدر

قادیان ضلع گورداسپور

م قیمت پیشگی عہ
بغیر ضمیمہ درس قرآن شریف

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل | Reg. No. L. CCLXXXVIII | بنوش جرعۂ وصلش بجام نورالدین

مع ضمیمہ درس قرآن مجید

چار روپے پیشگی

جلد ۱۲

۱۵ - رمضان المبارک ۱۳۳۰ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۵ ستمبر ۱۹۱۲ء مطابق ۲۰ بھادوں

(نمبر ۱۰۹۹)

ضعیف و مردہ دلی گر بقادیان آ را | اڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | کہ ہست محی موتی کلام نورالدین

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بخیریت ہیں۔ درس قرآن شریف ہوتا ہے ایک پارہ روزانہ۔ اندر عورتوں کا درس بدستور جاری ہے۔ حضرت اس کے علاوہ بھی خود قرآن شریف کی منزل پڑھتے ہیں اور حدیث شریف کی ایک کتاب باقاعدہ خود گھر میں پڑھتے ہیں۔ عشاء کی تراویح میں شامل ہو کر بھی قرآن شریف سنتے ہیں + اہل بیت مسیح موعود میں بہمہ وجوہ خیریت ہے۔ جمعہ حضرت صاحبزادہ صاحب نے پڑھایا۔ ۲۷۔ اگست سے قبل کی رات کو تین بجے کے قریب دو چور حضرت کے مکان کے اندر گھس آئے۔ ہنوز باہر مردانہ نشست گاہ میں تھے کہ پکڑے گئے اور حوالہ پولیس ہوئے۔ تراویح شب اول آٹھ رکعت حضرت کے مکان پر اور مسجد اقصےٰ میں پڑھی جاتی ہیں۔ حضرت کے مکان پر عزیزی حافظ ابو اللیث محمد اسمٰعیل صاحب اور مسجد اقصےٰ میں حافظ محمد جمال صاحب قرآن شریف سناتے ہیں۔ مسجد مبارک میں پچھلی رات کو حافظ تصور حسین صاحب قرآن شریف سناتے ہیں۔ ۸ رکعت تراویح پڑھی جاتی ہیں۔ شب اول ۲۰ رکعت تراویح صحابہ سے جائز ثابت ہیں۔ حافظ محمد جمال کے والد حکیم غلام محی الدین [illegible] پشاوری جن کو اکثر احباب نے بحالت مرض حضرت کی نشست گاہ میں دیکھا ہے۔ فوت ہو گئے۔ مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا + وفد دکن بمبئی سے واپس بخیریت آگیا ہے۔ بنگلور کی کارروائی کی رپورٹ اسی اخبار میں درج ہے اس کے بعد پونا اور بمبئی میں لکچر ہوئے جیسا کہ پچھلے اخبار میں لکھا جاچکا ہے اس سفر میں حضرت خواجہ صاحب کے واسطے اللہ تعالیٰ نے ایسے اسباب مہیا کر دئے ہیں کہ وہ انگلینڈ تشریف لے جاتے ہیں۔ غالباً کل جہاز پر بمبئی سے سوار ہوں گے حضرت نے رخصت کے وقت ان کے لئے بہت دعا کی۔ احباب بھی ان کے واسطے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ انکو سفر مبارک کرے اور وہاں جانا اور رہنا خدمات دینی کا موجب ہو۔ عزیزان عبد الحی و عبد السلام ہمراہ شیخ تیمور صاحب بخیریت کشمیر کی سیر میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالےٰ صحت و سلامتی کے ساتھ واپس لائے سید وزارت حسین ساکن ضلع مونگھیر کے والد صاحب فوت ہو گئے۔ جب ہم سفر مونگھیر پر گئے تھے۔ تو انہوں نے ہماری بہت امداد کی تھی۔ اللہ تعالےٰ ان کے ساتھ رحم کا معاملہ کرے + شیخ عبد الرحمان صاحب معلم مدرسہ احمدیہ مولوی فاضل کے امتحان میں کامیاب ہوئے۔ مبارک۔

کوئی غریب احمدیہ خاتون جو اخبار پڑھنا چاہتی ہو

ایک [illegible] احمدیہ خاتون کے نام اخبار جاری کرنے کے واسطے اخبار میں لکھا گیا تھا سو ایک دوست کی مہربانی سے وہ اخبار جاری ہو گیا ہے لیکن اس تحریک پر ایک اور معزز دوست کی قیمت پر کسی غریب خواندہ احمدیہ خاتون کے نام ایک اخبار جاری کیا جاتا ہے درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔ یہ پرچہ بلا ضمیمہ ہوگا +

دعا مدد

ہمارے مکرم دوست میاں محمد دین صاحب اپیلنویس سخت بیمار ہیں علاج کے واسطے یہاں قادیان لائے گئے ہیں۔ احباب ان کے لئے دعا کریں۔

۲۔ عزیزان محمد اسحٰق و محمد اسمٰعیل پسران مولوی حکیم قطب الدین صاحب موسمی بخار سے بیمار ہیں احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ شفا دے۔

(بمکان پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سفر دوالمیال

ماہ اپریل گزشتہ میں سفر دوالمیال ہوا تھا۔ اور رپورٹ بھی اُسی وقت لکھی گئی تھی مگر بعض ضروری مضامین ایسے درمیان میں آتے رہے کہ وہ رپورٹ چھپ نہ سکی۔ اس عرصہ میں دوستوں کا بہت تقاضا ہوا ہے۔ کہ اسے چھاپا جائے۔ لہذا اب درج اخبار کیا جاتا ہے ✤

ایڈیٹر

حمد سب حمد و ثناء اُس ذاتِ باری کے لئے جس نے ہمیں محمدؐ سا رسول قرآن سی کتاب احمدؑ سا بروز اور نورالدین سا مفسّر قرآن عطاء کیا۔ پھر تعریف اُس قدوس سبوح کے لئے جس نے اِس زمانہ میں علم و معرفت کے مرکزی مدرسہ کی بُنیاد قادیان میں رکھی اور چاہا کہ ایسے عالم باعمل وہاں سے پیدا ہوں جو نورالدین سے منور ہو کر دُنیا پر روشنی پھیلائیں۔ مبارک ہیں وہ جنہوں نے اس کالج کے پروفیسروں کی شاگردی کا فخر حاصل کیا۔ اور اس کا حق ادا کیا۔ اور زہد و تقوٰی کے بلند مقام پر پہنچے۔ جس نے دیکھنا ہو وہ ان کا نمونہ شاہزادہ والاتبار عالمِ علوم حضرت بشیرالدین محمود احمد میں دیکھے جو ظاہر و باطن میں ایک نبی اللہ کا وارث ہے۔ پھر تمام پاک صفات اس قادر مقتدر ذات کے لئے ہیں جس نے ایک پاک سلسلہ قائم کر کے اُس کی تائید میں مہاجرین و انصار کی جماعت کے دلوں کو الہام کیا کہ وہ رات دن اُس کی ترقی میں کوشاں رہیں۔ ان میں سے بعض وہ ہیں جو بغیر رہبانیت اختیار کرنے کے تارکِ دنیا ہوگئے جیسے مولنا المکرم مولوی محمد علی صاحب حضرت سید محمد احسن صاحب۔ مولوی شیر علی صاحب۔ سید سرور شاہ صاحب۔ اور بعض وہ ہیں جو دست درکار و دل بایار کے مصداق ہیں۔ وہ دُنیا میں گھسے پر اُس کے ساتھ دل لگانے کے لئے نہیں بلکہ اُس کی اصلاح کے واسطے اور اُسے دین کا خادم بنانے کے لئے۔ ان کا نمونہ پنجاب کے مرکز میں ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب و مخدومی شیخ رحمت اللہ صاحب و حضرت خواجہ صاحب و مکرم شاہ صاحب برادر عبدالعزیز مغل کے وجود باجود میں نمایاں ہے۔ پھر وہ کچھ زندہ دل وجود ہیں جو سری حالت میں مسرور ہیں۔ ان کے ذکر کی ضرورت نہیں۔ پھر پاکی اور بزرگی اس کبیر المتعال کے لئے جس نے اِس عاجز بندے کو بھی خُدام دین کی معیت میں رہنے کی توفیق عطاء کی۔ فالحمد للہ ثم الحمد للہ ✤

باعث سفر اسی معیت کا نتیجہ ہے کہ گاہے کسی دینی خدمت پر باہر جانے کے واسطے اس عاجز کو بھی متعین کیا جاتا ہے۔ اس دفعہ جماعت دوالمیال کے ممبر فتح علی صاحب کا ایک عریضہ حضرت کی خدمت میں پیش ہوا کہ ہم یہاں ایک جلسہ ۸ - اپریل سنہ ۱۹۱۲ء کو کرنا چاہتے ہیں کوئی دو واعظ حضور بھیجدیں۔ خط میں یہ بھی مذکور تھا کہ یہاں عیسائی اور آریہ اکثر آیا کرتے ہیں۔ اس واسطے حضرت نے عاجز کو اس خدمت پر مامور فرمایا۔ اور شیخ رحیم بخش صاحب نومسلم کو میرے ساتھ کیا اور میرا لڑکا عزیز عبدالسلام بھی ہمارا رفیق سفر ہوا ✤

پہلی ٹرین مس ہوئی بعد استخارہ و دعا و اجازت حضرت ۴ - اپریل کی صبح کو ہم قادیان سے روانہ ہوئے۔ بدین ارادہ کہ ۸ بجے کی گاڑی میں بٹالہ سے سوار ہونگے۔ مگر انسان کیا اور اس کا ارادہ کیا۔ ہوتا وہی ہے جو مشیت ایزدی میں ہو۔ اتفاق سے ہمیں اکہ ایسا ملا۔ جس نے سفر ملتان اور حکیم محمد عمر صاحب کی رفاقت یاد دلادی۔ سفر ملتان میں بھی ایک ایسا گھوڑا ملا تھا جو کمزور سُست تھکا ماندہ تھا۔ چل نہ سکتا تھا۔ اس واسطے ہم اس ٹرین سے رہ گئے تھے۔ مگر اس سفر میں ہمارے اکہ کا گھوڑا موٹا تازہ طاقتور اور ضرورت سے بھی زیادہ تیز تھا۔ نیا نیا اکے پر لگایا ہوا تھا۔ اور اس پر طرہ یہ کہ جب ہم قادیان سے تھوڑی دُور نکل آئے تو بارش بھی شروع ہوگئی اور سڑک پر کیچڑ ہو گیا۔ اس واسطے ہم گاڑی سے رہ گئے۔ سفر ملتان میں سُست گھوڑے نے کچھ سبق دیئے تھے جو اُس سفرنامہ میں لکھے گئے تھے۔ مگر اِس تیز و شوخ گھوڑے نے بھی کچھ سبق دیئے جن کا اندراج ناظرین کے واسطے دلچسپی سے خالی نہ ہوگا ✤

حکمت الٰہی سے بچاؤ کی ایک مثال اللہ تعالےٰ کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں ہوتا گو ہم گاڑی سے رہ گئے مگر اس سے بھی کئی ایک فائدے حاصل ہوئے۔ اُسوقت مجھے ایک واقعہ یاد آیا جو ہمارے مکرم مہربان ڈاکٹر بشارت احمد صاحب[۱] کے ساتھ گذرا تھا۔ اور جو مجھے اپنے مکرم دوست برادر ڈاکٹر الٰہی بخش نے اِس سفر سے ایک دو روز پہلے سُنایا تھا کہ جب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب افریقہ میں تھے۔ تو ایک روز وہ ڈاکٹر رحمت علی صاحب مرحوم (اللھم اغفرہ وارحمہ) کی ملاقات کے واسطے ایک پہاڑی پر جانے لگے جس پر ایک چھوٹی پہاڑی ریل رسوں کے ذریعہ سے اوپر کھینچی جاتی تھی اور اس مطلب کے واسطے وہ اُس انگریز کو ملنے گئے جس کی اجازت سے مزدور اور دیگر لوگ اس گاڑی پر سوار ہو کر پہاڑ پر جا سکتے تھے۔ مگر کسی وجہ سے باتوں باتوں میں اس انگریز کے ساتھ تکرار ہوگئی اور وہ اس حد تک پہنچی کہ اُس نے ڈاکٹر صاحب کو پاس نہ دیا۔ اور وہ ناراض ہو کر چلے آئے اور پہاڑ[illegible] پر چڑھے۔ اتنے میں وہ گاڑی جس پر بیٹھ کر وہ جانا چاہتے تھے جب اوپر کو کھینچی گئی تو ہنوز وہ اوپر نہ پہنچی تھی کہ درمیان سے رسّہ ٹوٹ گیا اور تمام گاڑیاں نیچے آ پڑیں۔ بہت سی جانوں کا نقصان ہوا اور بہت زخمی ہوئے۔ اس حکمت سے اللہ تعالےٰ نے ڈاکٹر صاحب کی جان بچائی ✤

نیا گھوڑا جب ہم اِکے پر سوار ہوئے۔ تو سب سے پہلی بات جو ہمارے نوٹس میں آئی وہ یہ تھی کہ بجائے ایک کے دو اِکے بان ہمارے ساتھ تھے اور شروع میں ہر دو ساتھ ساتھ پیدل دوڑنے لگے اسی سے خیال ہوا کہ اس غیر معمولی ڈبل اسٹاف کی تہ میں کوئی راز ہے۔ گھوڑا اچھا نہیں معلوم ہوتا مگر مالک اِکہ نے مناسب نہ جانا کہ سواریوں کو گھوڑے کے صفات سے خبر ہو۔ اور ہم سوار ہو چکے تھے میں نے سوچا کہ اچھا اب جو خدا کو منظور ہو۔ چند قدم ساتھ دوڑنے کے بعد ایک تو ہمارے ساتھ بیٹھ گیا دوسرا گھوڑے کو پکڑے ہوئے ساتھ ساتھ ہوا۔ گھوڑا دوڑنا چاہے۔ وہ دوڑنے نہ دے۔ خطرہ یہ

[۱] ڈاکٹر صاحب موصوف طیاری امتحان کے واسطے کوہ مری گئے ہیں۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے دُعا فرمادیں ✤

تھا۔ کہ راہ چھوڑ کر کسی اور طرف کو نہ چل دے۔ اِدھر اُدھر گڑھے اور کھیت تھے۔ کچھ دُور چلکر وہ دوسرے صاحب بھی اِکّے پر سوار ہو گئے۔ گویا ہمارا اکہ ریل بنگیا۔ ڈرائیور اور گارڈ ہر دو موجود تھے۔ اور گارڈ صاحب چلتے اکہ میں سے کبھی اُترتے اور گھوڑے کو راہ راست پر لاتے۔ پھر سوار ہو جاتے۔ گھوڑے کی آنکھوں کے اِدھر اُدھر جو چمڑا ہوتا ہے اُس پر ایک اور کپڑا باندھا ہُوا تھا۔ تا کہ اس کا دائرہ منظر اور بھی تنگ ہو اور وہ سڑک کے سوائے دوسری طرف بالکل التفات نہ کر سکے۔ مگر اس سے بھی بڑھ کر جو عجیب بات تھی وہ یہ تھی کہ اس کے کانوں میں کپڑا ٹھونسا ہُوا تھا۔ دریافت کرنے پر معلوم ہُوا کہ یہ اسواسطے ہے کہ گھوڑا کوئی آواز نہ سُن سکے اور اپنے ہی اِکّے کی کھڑکھڑاہٹ سے دہشت زدہ نہ ہو جائے۔ ہم ان سب باتوں سے اصل حال تو سمجھ ہی گئے تھے مگر جب ہم چند میل نکل آئے اور اِکّے والے کو تشفی ہو گئی کہ سواریوں کا کرایہ محفوظ ہو چکا ہے تو اس نے بھی اپنے گھوڑے کی تعریف شروع کی کہ ایک سو بتیس (۱۳۲) روپیہ میں خرید کیا ہے اگلے ہی دن خریدا ہے ابھی نیا ہے۔ اِکّے کے آگے چلنا ٹھیک نہیں جانتا۔ آہستہ آہستہ ہلاتے ہیں اور سُست رفتار چلاتے ہیں +

گھوڑے سے سبق

گھوڑے کے ان حالات نے سالک کے ابتدائی مشکلات کا ایک نقشہ میری آنکھوں کے آگے کھینچ دیا۔ اور ایک وسیع مضمون میرے دل میں موجزن ہو کر میرے قلب پر ایک خاص کیفیت طاری کرنے والا ہُوا وہ شخص جو پہلے پہل راہ سلوک پر قدم رکھتا ہے وہ صراط مستقیم پر رہنے کے واسطے کس قدر مرشد کی حفاظت اور نگہبانی کا محتاج ہے۔ اُس کیلئے ضرور ہے کہ ہر قدم پر اپنی مرضی اور خواہشیں چھوڑ کر اپنے ہادی کے اشارے پر چلے خواہ کتنا ہی اس کا جی چاہے کہ عمدہ عمدہ دنیوی اشیائ کی طرف دھیان کرے اور اُن کا کھانا اور استعمال کرنا اُس کے واسطے حلال بھی ہو۔ لیکن اُس کے لئے مصلحت یہی ہے کہ وہ حلال بھی اُس کو منع رہے اُسے چاہیئے کہ اپنی نظر کے دائرے کو محدود رکھے غیر کی طرف التفات نہ کرے۔ شائد اسی واسطے بعض بزرگ صوفیائ نے اپنے مریدین کو نقاب پہنایا ہے۔ الاعمال بالنیات یہ سب حیلے دل کی صفائی کے واسطے تھے۔ اسکے واسطے ضروری ہے کہ ایک عرصہ تک اپنے کانوں کو بھی غیر کی آواز سے خالی رکھے تا کہ کوئی امر اُس کی ریاضت اور عبادت میں مخل نہو۔ اور اس کا خیال کسی دوسری طرف نہ جائے۔ ہاں اس میں شک نہیں کہ سالک کی ترقی کی رفتار اُس کے مرشد کی قوت قدسی کے زور پر موقوف ہے۔ ایک حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تھے۔ جنھوں نے اپنے اصحاب کو اپنی توجہ باطنی سے چند روز میں کیا سے کیا بنا دیا تھا۔ پرلے درجے کے فاسق فاجر اور شرابی زانی اور جاہل مطلق آپ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھنے سے اعلےٰ درجہ کے زاہد عابد عالم نمازی متقی عالم اور دُنیا کے فاتح بن گئے سبحان اللہ کیا شانِ محمدی تھی۔ کہ اس کا نمونہ کسی دوسرے نبی ولی مصلح۔ اوتار میں نظر نہیں آتا۔ ہمارے زمانہ کے یسوعی دوست یسُوع کی خوبیوں پر بہت زور دیا کرتے ہیں۔ کاش کہ وہ غور کرتے کہ حواریوں نے یسُوعی قدسیت سے کیا تبدیلی پیدا کی۔ ذرا سا مقابلہ کرنے سے احمدؐ کی شان نمایاں ہو جاتی ہے +

موقعۂ دُعا

غرض گھوڑے کے حالات سے بھی ایک سبق حاصل ہُوا۔ لیکن اس ٹرین کے مس ہو جانے سے جو بڑا فائدہ حاصل ہُوا وہ یہ تھا کہ قلب کو دُعا کی طرف تحریک ہو کر ایک خاص وقت اپنے لیئے اور اپنے بزرگوں اور خوردوں۔ عزیزوں اور دوستوں کے واسطے محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے میسر ہُوا مجھے خیال آیا کہ اِس وقت قبولیت دُعا کے واسطے دو نشان موجود ہیں +

لکھا ہے کہ سفر میں دُعا قبول ہوتی ہے اور نیز لکھا ہے کہ بارش میں دُعا قبول ہوتی ہے۔ اسوقت دونوں باتیں میسر ہیں۔ پس میں دُعا کی طرف متوجہ ہُوا اور اللہ تعالےٰ کے کرم پر نگاہ کرکے اور اسکی رحمت کا امیدوار ہو کر مَیں نے اپنی دُعا میں کسی بھائی کے حق میں بخل نہیں کیا۔ جہاں تک مجھے نام یاد آگئے اسم وار اور عام طور پر سب کے واسطے دُعا کی۔ واللہ ہوالسمیع العلیم وہوالغفور الرحیم +

بٹالہ سے بھیرہ

بٹالہ سے ڈیڑھ بجے کی گاڑی پر سوار ہو کر ہم لاہور پہنچے۔ جہاں ایک شب قیام کرکے ہم آگے روانہ ہوئے۔ راستہ میں جمعہ پڑھنے کے واسطے چند گھنٹے گوجرانوالہ میں ٹھیرے۔ جہاں عزیز فیروز بخت استقبال و مشایعت کے وقت اسٹیشن پر موجود رہے۔ وہاں سے شام کے وقت سوار ہو کر بھیرہ گئے۔ راستہ میں لالہ موسے کے اسٹیشن پر برادران مہردین و قاسم علی سے ملاقات ہوئی۔ اور امرتسر کے اسٹیشن پر برادر عطاء اللہ صاحب ریلوے گارڈ ہمارے واسطے کھانا لائے۔ بھیرہ میں ہم رات کو ۱۲ بجے پہنچے اور یہ دیکھ کر تعجب ہُوا کہ مستری احمد دین صاحب و مستری عبدالرحمٰن صاحب و چند دیگر برادران ایسے وقت میں استقبال کے واسطے اسٹیشن پر موجود تھے۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے۔ بھیرہ میں ہم ایک روز رہے شیخ رحیم بخش صاحب نے رات کو وعظ کیا اور تمام مذاہب پر ایک زبردست ریویو کیا +

ایک دُعا

گوجرانوالہ میں جمعہ کے پہلے خطبہ میں مَیں نے سورۂ کہف کی آخری دس آیات پڑھ کر اس زمانہ کے دجال کے دونوں قسم بیان کئے ایک وہ جو خدا کا شریک بناتا ہے۔ دوسرا وہ جو مادیت اور دہریت پھیلاتا ہے۔ اور ضل سعیہم فی الحیٰوۃ الدنیا کا مصداق ہے۔ دوسرے خطبہ میں مَیں نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سکھائی ہوئی ایک دُعا پڑھی تھی جسے بعض احباب گوجرانوالہ کی تحریک پر معہ ترجمہ اس مضمون کے آخر میں درج کیا جاتا ہے یہ ایک جامع دعا ہے اور مَیں امید کرتا ہوں کہ اس کو یاد کر لینا بہت سے احباب کے واسطے موجب برکت و رحمت ہوگا۔ اور اس دُعا کے آخری الفاظ یہ ہیں:۔

اَللّٰھُمَّ انْفَعْنَا بِمَا عَلَّمْتَنَا وَعَلِّمْنَا

اے اللہ فائدہ دے مجھ کو اس چیز سے کہ سکھائی تو نے اور سکھلا مجھ کو

مَا یَنْفَعُنَا وَزِدْنَا عِلْمًا۔

وہ چیز کہ فائدہ دے مجھکو اور زیادہ دے مجھ کو علم +

بھیرہ سے دوالمیال

۷۔اپریل ۱۹۱۳ء کو صبح ۹ بجے ہم بھیرہ سے دوالمیال کی طرف روانہ ہوئے۔ راستہ میں میانی کے اسٹیشن پر برادران منشی فخرالدین صاحب۔ مخدوم محمد صدیق صاحب۔ میاں غلام حسن صاحب

وغیرہ احمدی برادران نے اپنی ملاقات سے خوشوقت فرمایا- اور عزیز محمود احمد بن مولوی حکیم دوست محمد صاحب ہمارے ساتھ رفیق سفر ہوا اور دوالمیال اور ڈلوال کے کام میں ازروئے محبت ہمارے ساتھ رہا- جزاہ اللہ الجزء- ملکوال کے اسٹیشن پر شیخ عطاء اللہ صاحب گارڈ ملے- اور کھیوڑہ کے اسٹیشن پر ہمارے مکرم بھائی قاضی عبدالحمید صاحب شاطر کے ایک دوست بابو محبوب بخش صاحب اکبر آبادی[1] اور میاں غلام حسن صاحب احمدی گھوگیاٹ والے موجود تھے- میاں غلام حسن صاحب میانی کے اسٹیشن پر ہمیں ملکر واپس چلے گئے تھے اور بعد میں جوش محبت کی کشش سے پا پیادہ میانی سے دریا گذر کر سیدھے کھیوڑہ ہم سے قبل پہنچ گئے- اللہ تعالے انہیں جزائے خیر دے اور ان کے نیک عمل کو قبول فرماوے- اور اس محنت و محبت کے عوض میں ان کے مال و اولاد میں برکات نازل کرے +

چونکہ کھیوڑہ آکر ہم اسی وقت دوالمیال نہیں جاسکتے تھے اس واسطے رات وہاں قیام ہوا- قاضی صاحب کی تحریک سے مسجد میں ایک مختصر سا وعظ ہوا- اور بعض ساتھی تفریحاً کان کے اندر گئے +

۸ اپریل ۱۳ء کی صبح کو کھیوڑہ سے اونٹوں پر سوار ہو کر ہم دوالمیال گئے- راستہ میں چوآسیدن شاہ اور کٹاس میں سے گذر ہوا- جن کے متعلق کچھ ذکر انشاء اللہ آگے آتا ہے +

سب احباب کے واسطے دعا

مجھے اپنی عمر میں اونٹ کی سواری پر سفر کرنے کا یہ پہلا اتفاق پیش آیا- اور اس سفر میں دُعا کے واسطے خاص جوش کا یہ دوسرا موقعہ مجھے ملا- دوستوں کے واسطے دُعا میں دردمند ہونے کی توفیق عطاء ہوئی- اللہ تعالے کے فضل و کرم سے احباب مخلصین کا سلسلہ وسیع ہے اور میں سب کو جن کے واسطے میںنے دُعا کی نام بنام اطلاع نہیں کرسکتا- اور نہ اس امر کی ضرورت ہے- بلکہ یہ خیال کر کہ ہم کسی دوست کو اپنی دُعا سے خبر کریں کسی قدر دُعا کے اخلاص میں ہارج ہوتا ہے لہذا میں پسند نہیں کرتا کہ لوگوں کو بتلاتا پھروں کہ میںنے تمہارے لئے دُعا کی ہے- ہاں- چونکہ ایسا ذکر بعض دفعہ ازدیاد محبت کا موجب ہو جاتا ہے- یا کسی دوست کے واسطے باعث تشفی- اس لئے گاہے اتفاقی طور پر اس کا ذکر درمیان میں آجاتا ہے- اور اس امر کی مثال میں کہ مجھے اپنے احباب کی خیرخواہی کی تڑپ دُعا میں کس قدر رہتی ہے یہ کہہ دینا کافی ہوگا کہ قادیان و بٹالہ کے درمیان بارش میں چلتے ہوئے دُعا کے وقت جو لوگ مجھے یاد آتے گئے ان میں ڈاکٹر مرزا صاحب کا ملازم میاں موسٰی تو خود کسی زمانہ میں میری بڑی خدمت کرچکا ہوا ہے اور ڈاکٹر شاہ صاحب کا ملازم رحمت علی جو حضرت مرحوم مغفور علیہ الصلوٰۃ والسلام (میری جان آپ کی راہ پر قربان ہو) کے آخری سفر کے ایام میں آپ کی خدمت میں گداز ہو رہا تھا- یہ لوگ تو مجھے کیونکر بھول سکتے تھے مگر حضرت خواجہ معروف کی طفیل ان کا ملازم لکو جو بظاہر میرے ساتھ کوئی تعلق و واقفیت نہیں رکھتا وہ بھی میری دُعا میں شامل تھا- واللہ ھو السمیع العلیم +

احباب دوالمیال

دوالمیال میں مخلصین سلسلہ احمدیہ کی ایک بڑی جماعت ہے- اور ایک وسیع خوشنما بلند مسجد ان کے یہاں ہے جس میں وہ پانچوقت عبادت الٰہی کرتے ہیں- یہاں کے احمدی وہ ہیں جو ہر سال سب سے اول جلسہ پر پہنچتے ہیں اور اپنی عورتوں کو بھی ساتھ لے آتے ہیں- سال گذشتہ میں متفرق چندوں میں اُنہوں نے قریباً مبلغ دوسو روپے دیا تھا- اور علاوہ اسکے حضرت میر ناصر نواب صاحب کی خدمت میں مبلغ [illegible] روپے پیش کیا تھا- مگر چونکہ یہ چندے کسی انضباط کے ساتھ کسی خاص سکرٹری کی طرف سے نہیں بھیجے گئے اس واسطے رپورٹ میں ان کا ذکر نہ آسکا- اس جماعت کی مردم شماری چھوٹے بڑے سب ملاکر قریب ۱۵۰ کے ہیں جن میں سے بعض کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں-

حافظ شہباز صاحب- وہ نیکوکار بزرگ ہیں جو اس جگہ سلسلہ احمدیہ کے ابتدا اور قیام کے محرک اول ہیں- حافظ صاحب موصوف قرآن و حدیث کے عالم ہیں- ساری عمر انہوں نے درس تدریس میں گذاری ہے- اس گاؤں میں انہیں کی طفیل توحید کا ڈنکا بجا اور پھر انہیں کو خدا تعالے نے توفیق دی کہ اس زمانہ میں خدا کے مقدس رسول کی آواز سنکر سب سے اوّل لبیک کہیں اور یہاں کے اول المومنین بنیں- انکے دل میں اخلاص اور انکے کلام میں تاثیر ہے- انہوں نے حضرت مرزا صاحب کا ذکر سرسری طور پر کسی سیاح جوگی سے سُنا اور سُنتے ہی ایمان لائے اور صدیقی ایمان حاصل کیا- اللہ تعالے کا فضل ہمیشہ ان کے شامل حال رہے- ان کے ایمان کا محرک زیادہ تر ان کا ایک خواب تھا جس میں انہوں نے دیکھا کہ ایک نور مشرق سے نمودار ہوا ہے اور ان کے گاؤں سے ہوتا ہوا مغرب کو چلا گیا ہے جب وہ نور ان کے قریب ہوا تو انہیں معلوم ہوا کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ والہ وسلم کی سواری آرہی ہے- آپ کے سر پر ایک چمکدار تاج ہے اور وہ نور اُسی میں سے نکل رہا ہے- ان کے پیچھے ان کے دوسرے لوگ بھی رفتہ رفتہ سلسلہ حقہ کے حالات معلوم کرنے کی طرف متوجہ ہوئے اور ایمان لائے اور اتنی بڑی جماعت بن گئی- اللھم زد فزد +

مولوی کرمداد صاحب جو اس جماعت کے علمی رنگ میں کارکن اور سکرٹری ہیں- ان کے نام نامی سے ہمارے ناظرین واقف ہیں کیونکہ وہ اخبار بدر کے اُن نامہ نگاروں میں سے ہیں جن کے مضامین سنجیدہ- پر مطلب اور پھر نہایت مختصر ہوتے ہیں- گویا بقول ہمارے شیخ رحیم بخش صاحب وہ دریا کو کوزے میں بند کردیتے ہیں- مولوی صاحب کے دل میں اشاعت دین کی ایک بڑی تڑپ ہے اور رات دن یہی ان کا شغل ہے- اللہ تعالے ان کے علم و عمل میں برکت نازل کرے اور ان کے اہل و عیال کو ان کے رنگ میں رنگین کرے- مولوی صاحب موصوف کے دو فرزند عزیزان عبدالحمید و عبدالعزیز ہیں- اللہ تعالے انہیں اسم بامسمّی کرے +

حاجی غلام محمد صاحب جو ایک جوشیلے مخلص احمدی ہیں اور میاں اللہ دتا صاحب جو دینی خدمات میں ایک یکرنگ اور پُرمحبت آدمی ہیں- میاں علی حیدر ایک فہیم اور ذہین پرجوش نوجوان ہیں- میاں فتح علی صاحب جن کی تحریک پر ہمیں یہاں آنے کا حکم ہوا- اور ان کا بیٹا عبدالعزیز جو جلسہ پر احباب کو خوش الحانی سے درثمین اور دیگر اشعار سُنا کر خوش کیا کرتا ہے- خدا اسے اور اُس کے باپ کو خوش رکھے- میاں محمد علی

[1] آگرہ کے رہنے والے لوگ اکبر آبادی کہلاتے ہیں- جیسا کہ مولوی مرزا کبیر الدین احمد صاحب جو لکھنؤ میں رہتے ہیں +

صاحب ایک بڑے ہی مخلص اور دلیر بھائی ہیں جو باوجود ضعف علالت کے برابر جلسوں پر پہنچتے ہیں۔ اور ہر خدمت میں بڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ کھانسی اور بلغم اور ضیق اور بخار کے سبب ان کو بہت تکلیف رہتی ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس بھائی کی صحت یابی کے واسطے اللہ تعالےٰ کے حضور میں دست بدعا ہوں۔ صوبیدار غلام محمد صاحب صوبیدار فتح محمد صاحب۔ عبد اللہ۔ نور محمد۔ احمد علی۔ غلام قادر سمند۔ میراں بخش۔ فضل۔ فتح محمد نمبردار۔ میاں محمد بخش۔ احمد دین۔ میاں عطاء محمد۔ اللہ دتا ولد عمر۔ محمد خاں نمبردار گھیبا۔ حاجی کریم بخش۔ محمد۔ گل محمد۔ غلام محمد۔ خدابخش محمد میرباز۔ نور محمد ولد مواز۔ اللہ دتا ابن میرباز۔ موسم میاں مقبل۔ گل محمد۔ میاں محمد دین۔ ان کے علاوہ صوبیدار مہر محمد خاں صاحب ملک برہما میں ملازم ہیں +

نشانات

دوالمیال ایک نشانات کا شہر ہے۔ فقیر مرزا جس کا ذکر کتاب حقیقت الوحی میں ہے۔ مباہلہ کرکے اسی جگہ ہلاک ہوا تھا۔ حضرت مسیح موعود کی صداقت کا یہ ایک بڑا نشان ہے۔ مفصل کتاب میں پڑھنا چاہیئے +

سفر میں دعا

احباب دوالمیال کی فرمایش پر میں ایک مسنون دعا یہاں درج کرتا ہوں جو میں سفر میں اکثر پڑھتا تھا +

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ

اے میرے پروردگار تو ہی سفر میں میرا صاحب و رفیق ہے

وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْاَهْلِ وَالْمَالِ +

اور تو ہی میرے اہل و مال میں پیچھے میرا محافظ ہے

محاسبہ

جماعت دوالمیال کے رجسٹر محاسبہ باقاعدہ اور باضابطہ نہیں ہیں۔ امید ہے کہ آیندہ درست رکھے جاوینگے +

ڈلوال

دوالمیال سے دو کوس کے فاصلہ پر ایک مشہور قصبہ ڈلوال نام ہے۔ جہاں میرے والد مرحوم اور میرے والد کے چچا مفتی محمد عظیم صاحب رحمہما اللہ وغفرہما ایک عرصہ تک قیام پذیر رہے تھے۔ اور سلسلہ درس تدریس کا جاری رکھا تھا۔ اس قصبہ کے رؤسا اور عوام مفتی صاحب مرحوم کے شاگرد تھے۔ اور ہمارے گھروں میں اکثر ڈلوال کا اور وہاں کی رہایش کے زمانے کا ذکر آیا کرتا تھا حضرت خلیفة المسیح کا حکم تھا کہ ہم ڈلوال بھی جائیں۔ اس واسطے ہم ۹ر اپریل کو وہاں گئے اور پختہ مسجد میں بیٹھے اور شیخ رحیم بخش صاحب نے وعظ کیا۔ پورانے لوگوں میں سے جو ہمارے بزرگوں کو جانتے تھے چند ایک کی ملاقات ہوئی۔ وہاں کے بعض لوگوں سے جد امجد جناب مفتی صاحب کے تصنیف شدہ چند اشعار سنے۔ اس علاقہ پہاڑ کو کوہون کہتے ہیں اور یہاں سردی بہت سخت ہوتی ہے۔ مفتی صاحب موصوف نے اس کے متعلق چند اشعار کہے تھے جو ہمیں سنانے والے کو بخوبی یاد نہ تھے۔ ان میں سے دو بیت کچھ اس طرح سے ہیں +

بچۂ کشمیر دیدم درمیانِ کوہسار
نام او کاہون باید و بردوبے شمار

درموسم زمستاں کاہون شد چو کشمیر
روز ہوا دابر شود مثل ز مہریر

مشن اسکول

ڈلوال میں رومن کیتھلک پادریوں کا ایک ہائی سکول ہے۔ رومن کیتھلک سناتنی عیسائی ہوتے ہیں جو فرقہ پروٹسٹنٹ (معترضین) کی طرح صرف کفارے کو نجات کے واسطے کافی نہیں جانتے بلکہ ان کا عقیدہ ہے کہ اعمال کی بھی ضرورت ہے۔ اس ہائی اسکول پر مشنریوں کا کچھ خرچ نہیں ہوتا۔ سرکاری گرانٹ اور فیسوں سے سب کام چل جاتا ہے۔ غور کرنا چاہیئے کہ یہ لوگ کہاں کہاں پہنچتے ہیں اور لوگوں کو عیسائی کرنے کے واسطے کیا کچھ حیلے اور کوششیں کیجاتی ہیں +

اب میں ڈلوال دوالمیال اور چوہے سیدن شاہ وغیرہ مقامات پر جو کام ہوا اُس کی رپورٹ مکتوبہ مولوی کرمداد صاحب درج کرتا ہوں +

رپورٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جماعت احمدیہ کی درخواست پر ۸۔ اپریل ۱۲ء کو یہاں حضرت مولنا مولوی مفتی محمد صادق صاحب اور شیخ عبدالرحیم صاحب نومسلم تشریف لائے۔ نماز ظہر کے بعد۔ پہلے جناب مولنا حضرت مفتی صاحب نے کچھ تھوڑا سا وعظ فرمایا۔ ان کے نورانی چہرہ اور دردمند دل نے سامعین کے دلوں میں ایک تڑپ پیدا کردی آپ نے حاضرین کو اس طرف توجہ دلائی کہ جہاں جہاں حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مرید ہیں وہ دوسرے مسلمانوں کی نسبت نماز روزہ وغیرہ احکام شرعی کے زیادہ پابند ہیں جس کو دیکھ کر ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ سوائے راستباز انسان کے ایک جھوٹے میں یہ طاقت ہرگز نہیں کہ وہ دلوں میں ایسی تاثیر ڈال سکے جس سے اس کے مرید شیطانی حملوں سے بچکر اللہ تعالےٰ کے نیک بندے بنجائیں غیراحمدی مسلمانوں سے بے نماز بہت ہیں اور دین کا غم رکھنے والے بالکل تھوڑے برخلاف احمدیوں کے کہ ان میں بے نماز بہت تھوڑے ہونگے اور غمخوارانِ دین بکثرت اسی گاؤں کے احمدیوں اور غیراحمدیوں کو گن کر مقابلہ کرلو کہ کس ذوق و شوق سے احمدی اپنے کاروبار میں بھی نماز روزہ اور ترقی اسلام کے لئے دعا کوشش میں مشغول ہیں۔ کوئی ہے جو یہ نمونہ کسی جھوٹے گروہ میں دکھا سکے بلکہ یہی تو ایک معیار ہے جس سے ہم کسی صادق کی صداقت کو پرکھ سکتے ہیں۔ پس جب حضور مغفور نے اپنے مریدین میں اطاعت اللہ اور اطاعت الرسول کی ایک ایسی سپرٹ بھردی ہے جس سے صحابہ کرام کا زمانہ یاد آجاتا ہے تو پھر اُن کے مزکّی اور صادق ہونے میں کیا شبہ رہا۔ حضرت مفتی صاحب نے اس مضمون کو کچھ ایسے الفاظ میں ادا کیا کہ سامعین کو حضرت اقدس کی صداقت آنکھوں کے سامنے نظر آنے لگی۔ آپ کے بعد شیخ صاحب کھڑے ہوئے پہلے تو انہوں نے اُن رویا کو بیان کیا جن کے سبب سے وہ مسلمان ہوئے پھر بڑے جوش کے ساتھ بائبل سے وہ پیشگوئیاں پڑھ کر سنائیں جو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہیں۔ نماز عصر تک شیخ صاحب کا وعظ ہوتا رہا لوگوں میں اس کا اچھا اثر ہوا بعد عصر کے عاجز راقم نے غیراحمدی احباب کی خاطر جو اس وقت موجود تھے اٹھ کر کہا کہ اے بھائیو میں آپ کی خدمت میں چند امور پیش کرتا ہوں آپ غور فرماویں کہ احمدیوں اور غیراحمدیوں میں سے کونسا فریق جناب محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شان میں اعلےٰ اور افضل سمجھتا ہے

اور اِس زمانہ میں جبکہ ہر طرف عیسائی مذہب کا زور ہے کس فریق کا اعتقاد مذہب اسلام کے لئے مضر اور نقصان رساں ہے ہیں وہ امور ذیل میں نمبروار لکھ دیتا ہوں۔ **اوّل** - غیر احمدیوں کا اعتقاد ہے کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام نے ایسے ہی پرند پیدا کئے جیسے کہ ہم خدا تعالےٰ کے پیدا کئے ہوئے پرند دیکھتے ہیں حالانکہ قرآن شریف میں ہے اِنّ الذین یدعون من دون اللہ لا یخلقون شیئًا وھم یخلقون ۱۲ نحل ام جعلوا للہ شرکاء خلقوا کخلقہ فتشابہ الخلق علیہم قل اللہ خالق کلّ شیٔ وھو الواحد القھار ۱۳ رعد اللہ تعالےٰ تو فرمائے کہ کسی کے معبود نے کسی چیز کو پیدا نہیں کیا مگر ہمارے بھولے بھائی عیسائیوں کے معبود کو خالق سمجھ رہے ہیں۔ **دوم** - غیر احمدیوں کا اعتقاد ہے کہ حقیقی مُردے جن کے ارواح مرنے کے بعد اپنے اپنے مکانوں علیین یا سجّین میں پہنچائے گئے اور اُن کے جسم خاک میں ملگئے حضرت عیسٰے نے اُن کو وہاں سے بُلا کر اُن کے بکھرے ہوئے جسموں کو باہم جوڑ دُنیا میں پھر زندہ کر دکھایا اگر پوچھا جائے کہ بھائی قرآن شریف میں تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ فیمسك التی قضٰی علیہا الموت۔ من ورائہم برزخ الی یوم یبعثون۔ لا یرجعون - حدیث میں ہے کہ آپ نے جابر کو فرمایا کہ تیرے باپ نے خدا تعالےٰ کو کہا یا ربّ تحیینی فاقتل فیك ثانیۃً فقال الرب سبحانہ انہ سبق منّی انہم الیہا لا یرجعون (ابن ماجہ) تو جواب دیتے ہیں کہ یہ حضرت عیسٰے کا معجزہ تھا - یہ نہیں سوچتے کہ افضل الانبیاء صلعم سے جب یہ معجزہ مانگا گیا تو آپ کو اس کا کیا جواب سمجھایا گیا - واذا تتلٰی علیہم اٰیاتنا بیّنات ما کان حجتہم الا ان قالوا ائتوا باٰبائنا ان کنتم صادقین قل اللہ یحییکم ثم یمیتکم ثم یجمعکم الی یوم القیامۃ۔ **سوم** - غیر احمدیوں کا اعتقاد ہے کہ مادرزاد اندھوں کو حضرت عیسٰے نے اچھا کیا - **چہارم** کوڑھوں نے ان کے ہاتھ سے شفا پائی - **پنجم** - لوگ جو گھروں میں جمع کرتے وہ سب بن دیکھے معلوم کر لیتے **ششم** - ماں کی جھولی میں کلام کی اور نبی بنائے گئے **ہفتم** - روح القدس ان سے طرفۃ العین بھی جدا نہ ہوتا **ہشتم** - سوائے ان کے مس شیطان سے کوئی پاک نہیں **نہم** - برخلاف دوسرے انبیاء کے دشمنوں نے جب قتل کرنا چاہا تو خاکی جسم کے سمیت آسمان پر اُٹھائے گئے اور جو دو جہان کے سردار ہیں - ان سے خدا کا یہ معاملہ کہ ایک تنگ و تاریک غار میں جگہ دی اور جب سوال ہُوا - اَوْ تَرْقٰی فی السماء تو ہل کنت الا بشرًا رسولًا کا جواب ملا - بعض غیر احمدی یہ بھی کہتے سُنے ہیں کہ یہ خدا کا مکر تھا لیکن رسولِ کریم صلعم کے حق میں باوجودیکہ یہی لفظ موجود ہے واذ یمکر بك الذین کفروا الخ پھر بھی آپ کے جسم مبارک کا جو بدرجہا مسیح کے جسم سے افضل تھا رفع نہ ہو سکا - **دہم** - اگرچہ کوئی نبی آسمان سے اُتر کر دُنیا میں نہیں آیا مگر غیر احمدیوں کا اعتقاد ہے کہ حضرت عیسٰے کا نزول عجیب معجزہ کے ساتھ ہوگا - زرد رنگ کا لباس پہنے ہوئے اور دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھ کر ہر کسی کو اُترتے ہوئے دکھائی دینگے - کاش اس قسم کے معجزات آپ کو عطا ہوتے تو اسلام تمام دُنیا میں پھیل جاتا - **یازدہم** - دشمنوں نے تمام نبیوں کا مقابلہ کیا - حتّٰی کہ جناب سرورِ کائنات فخرِ موجودات علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ کے دندان مبارک شہید ہوئے - پر ہمارے غیر احمدی بھائیوں کا یہ اعتقاد ہے کہ حضرت عیسٰے کو اللہ تعالےٰ نے ایسی تاثیر بخشی ہے کہ جب زمین پر اُتریں گے تو جہاں تک ان کی نظر پہنچ سکے گی دشمن ہلاک ہو جائیں گے - کسی کی کیا مجال جو منکر ہو کر نظر کے سامنے زندہ رہ سکے **دوازدہم** یہ بھی تمام مسلمان مانتے ہیں کہ آنجناب صلعم کے دشمن بعض وقت چھپ کر تکلیف پہنچاتے - لیکن غیر احمدی کہتے ہیں کہ حضرت عیسٰے کا انکار کوئی خالہ جی کا گھر نہیں جس پتھر یا درخت کے پیچھے کوئی چھپے گا - وہ آواز بلند پُکار کر پکڑوا دے گا - یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ ایسے چھپنے والے نظر سے کیونکر بچینگے - **سیزدہم** - کسی نبی کے زمانہ میں سورج چاند نے اپنی مقررہ رفتار کو نہیں چھوڑا - مگر غیر احمدی کہتے ہیں حضرت عیسٰی کے زمانہ میں سال مثل مہینہ کے ہوگا - **چہاردہم** - غیر احمدیوں کا اعتقاد ہے کہ جناب رسول خدا صلعم اور دیگر انبیاء کے وقت بلکہ جب سے دُنیا پیدا ہوئی درختوں کے پھل اور گائے بکری کا دودھ اپنی حالت پر رہا ایسا ہی شیر شکار کرتے اور سانپ وغیرہ ڈستے رہے لیکن قربان جائیں اس نبی پر جس کا نام عیسٰے ہے وہ ایسا صاحب برکت اور یمن ہے کہ جب وہ اُترے گا - ایک انار کا پھل اس قدر ہوگا کہ اس کو کئی آدمی مِلکر بھی نہ کھا سکینگے - ایک بکری کا دودھ تمام قبیلہ کو کافی ہوگا - شیر شکار چھوڑ کر بکری کے ساتھ ایک گھاٹ پانی پیئے گا - سانپوں میں زہر نہ رہے گی وغیرہ وغیرہ - **پانزدہم** - کوئی نبی بغیر طعام خاکی جسم میں زندہ نہ رہا - وما جعلناہم جسدًا لا یاکلون الطعام وما کانوا خالدین - آپ پر بھی یہ اعتراض ہُوا - وما لھٰذا الرسول یاکل الطعام - برخلاف اِس کے غیر احمدیوں کا اعتقاد ہے کہ حضرت عیسٰی کا جسم طعام کا محتاج نہیں - دو ہزار برس کے قریب گزرتے ہیں بغیر طعام اور کسی قسم کے تغیر و تبدل کے جوں کا توں آسمان میں زندہ موجود ہے - **شانزدہم** - اللہ تعالےٰ نے جناب خاتم النبیّین صلعم کو تو یہ فرما کر کہ نوعِ انسان کے لئے جن احکام کی ضرورت تھی وہ سب آپ کو دیئے گئے کوئی ایسا حکم نہ رہا کہ جس میں لوگوں کے لئے ہدایت ہو اور پھر وہ آپ پر اُتارا نہ گیا ہو - مگر غیر احمدیوں کا اعتقاد ہے کہ حضرت عیسٰی جب دوبارہ آئینگے تو بعض نئے اختیار لے کر آئینگے مثلاً آپ کو تو حکم ہُوا لا اکراہ فی الدین - افانت تکرہ الناس حتی یکونوا مومنین - ادع الٰی سبیل ربّك بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ - وما انت علیہم بجبّار - حتی یعطوا الجزیۃ - لیکن حضرت عیسٰے ان سب آیات کو منسوخ کر دے گا اور وہ جبر کی اجازت لے کر آئینگے ایسا ہی پہلے تو صرف بنی اسرائیل کے لئے رسول ہو کر آئے تھے دوبارہ کافۃ الناس کی طرف بھیجے جائینگے **ہفتدہم** - جناب محمد مصطفےٰ صلعم کو جن میں قوت تزکیہ سب نبیوں سے بڑھ کر تھی اور جن کو اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں مزکی فرمایا - یہ حکم ملا - لن ترضٰی عنك الیہود ولا النصارٰی حتی تتّبع ملّتہم - لیکن غیر احمدیوں کا اعتقاد ہے کہ حضرت عیسٰی میں پاک کرنے کی یہاں تک طاقت ہے کہ روئے زمین پر کوئی ایسا اہل کتاب نہ رہے گا جو اُس پر ایمان نہ لائے - آنجناب رسالتماب صلعم کا ایسی حالت میں وفات پا جانا کہ کروڑوں اہلِ کتاب

آپ کے منکر ہی رہے ان کے نزدیک کوئی ہرج کی بات نہیں۔ اس سے اُن کے شان میں کوئی فرق نہیں آتا پر حضرت عیسٰے کو جب تک تمام دنیا نہ مانے موت دینا پسند نہیں کرتے۔ یہ ہے ہمارے بھائیوں کی آپ سے محبّت اور یہ ہے ان کا عقیدہ۔ امید کہ آپ صاحبان اب اچھی طرح سمجھ گئے ہونگے کہ احمدیوں اور غیر احمدیوں میں کیا فرق ہے۔ اس کے بعد جلسہ برخواست ہُوا۔ اور لوگوں کو سُنا دیا گیا کہ انشاء اللہ رات کو نماز عشاء کے بعد حضرت مولٰنا مفتی صاحب کا وعظ ہوگا۔ خدا جانے کس دردِ دل کے ساتھ آپ نے دُعا کی کہ قریباً تمام شہر کے لوگ رات کو جمع ہو گئے حتّی کہ بڑے بڑے مخالف جو سامنے مُنہ دکھانا مناسب نہ سمجھتے تھے اِدھر اُدھر کوٹھوں پر اندھیرے میں بیٹھ گئے نماز سے فارغ ہوکر آپ نے وعظ کے وقت تازہ وضو کیا اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ اس قیام میں آپ نے اپنے عملی نمونہ سے ہم احمدیوں کو سمجھایا کہ لوگوں کو وعظ سنانے سے پہلے تم اپنے آپ کو ہر قسم کی آلائشوں سے پاک اور صاف کرلو۔ آپ نے شروع وعظ میں سورۃ والعٰدیات ضبحاً کو پڑھا اور اس کی تفسیر کرنے سے پہلے لفظ رسول۔ نبی۔ مامور۔ مصلح کے معنوں کو خوب کھول کر سُنایا اور واضح مثالوں سے سچے مذہب کے معیار کو عام آدمیوں تک ذہن نشین کرادیا۔ پھر موجودہ زمانہ کے مامور کی سچائی اُن بڑے بڑے گواہوں کی شہادۃ سے جو بعض آسمانی اور بعض زمینی تھے ثابت کیا اور فرمایا کہ اے حاضرین یہ وہ گواہ ہیں جن کو خود تمہارے بزرگ بھی مانتے چلے آئے اب اگر آپ حضرت مرزا صاحب علیہ الرحمۃ کو مہدی نہیں مانتے تو اُس مدعی کا پتہ دو جس کے دعوٰی کو ثابت کرنے کے لئے ان گواہوں سے ایسی عدالت نے شہادت لی اگر کہو ابھی اُس نے دعوٰی نہیں کیا شاید عنقریب وہ مدعی ظاہر ہو تو پھر آپ دانا ہو سوچو کیا دُنیا کی عدالتوں میں مدعی کے دعوے سے پہلے کبھی کسی کی شہادت لی گئی جو تمہارا یہ عذر مانا جائے۔ بھائیو عقلمندی کے ساتھ الٰہی خوف کو لیکر اس معاملہ میں غور کرو۔ کیا یہ چودھویں صدی نہیں جس پر چھوٹے بڑے کی آنکھ لگی ہوئی تھی۔ غرض حضرت مفتی صاحب نے رات کے گیارہ بجے تک اس مضمون کو عجیب دلکش پیرایہ میں ادا کیا اور اخیر میں والعدیات سے ریل کی پیشگوئی پڑھ کر سُنائی۔ اس کے بعد جلسہ برخواست ہُوا۔ ۹- اپریل ۱۹۱۲ء کو ڈلوال میں جہاں آریہ سماج کے علاوہ مشن ہائی سکول بھی ہے مسجد راجگان میں سید میراں شاہ صاحب کی کوشش سے قریب ۳ بجے کے حضرت مفتی صاحب کا وعظ شروع ہُوا۔ وعظ سے پہلے تمام شہر میں منادی کرائی گئی بعض آریہ صاحب بھی شریک جلسہ ہوئے یہاں آپ نے وعظ میں ایسی طرز اختیار کی کہ جلسہ میں باوجودیکہ مختلف مذہب کے لوگ تھے پھر بھی ہر ایک نے وعظ کو بڑی خوشی سے سُنا جب آپ نے آیۃ ان من قریۃ الا خلا فیھا نذیر پڑھ کر ہندوستان میں بھی رسولوں کا آنا بیان فرمایا۔ اور رامچندر وغیرہ کا عزت سے نام لیا۔ تو میں نے دیکھا کہ ہندوؤں میں اس کا خاص اثر ہُوا۔ کیونکہ ان لوگوں کو عام مسلمانوں سے اپنی کتاب اور اپنے بزرگوں کا نام اس عزت کے ساتھ سُننے کا اتفاق نہیں ہُوا۔ اس کے بعد آپ نے دوسری کتابوں کا ناقص اور قرآن شریف کا کامل ہونا بیان فرمایا یعنے ان کی تعلیم خاص وقت اور خاص ملک کے لئے تھی برخلاف قرآن شریف کے کہ اسکی تعلیم ہمیشہ اور تمام انسانوں کے لئے ہے اس کا ثبوت عملی رنگ میں یوں پیش کیا کہ وید بقول آریہ اغاز سرشٹی میں بھیجے گئے لیکن اُن کی اشاعت کا یہ حال ہے کہ اب تک انہوں نے آریہ ورت سے باہر ایک قدم بھی نہیں رکھا اور جس زبان میں ان کا نزول مانا جاتا ہے دُنیا کے کسی حصہ میں وہ بولی نہیں جاتی ایسا ہی انجیل کا حال ہے کہ آج عبرانی زبان کا دُنیا سے نام اُٹھ گیا۔ اگر یہ کتابیں تمام انسانوں کے لئے ہوتیں تو قرآن شریف کی طرح ان کی زبان بھی قائم رہتی اور جس طرح قرآن شریف تھوڑے عرصہ میں دُنیا کے اِس سرے سے اُس سرے تک پہنچ گیا انکی اشاعت کے بھی سامان پیدا ہو جاتے پر چونکہ نہ ان میں ایسی تعلیم تھی جو قیامت تک آنیوالی ضرورتوں کو پورا کرے اور نہ جمیع انسانوں کی ہدایت کا ان میں ذخیرہ تھا اس لئے اُس عالم الغیب اور سرب شکتیمان ایشور نے ان کی اصل زبان کو دُنیا سے مفقود کر کے سمجھنے والوں کو سمجھا دیا کہ اس وقت ایک ہی کامل کتاب ہے جس کا نام قرآن شریف ہے اہل دُنیا کو جس مسئلہ کی ضرورت پڑی یا پڑتی ہے یا پڑے گی اُس کا فیصلہ اس میں موجود ہے اس کے نزول کے بعد بھلا کوئی بتائے تو سہی کہ وہ کونسا علم ہے جو آج دُنیا نے ضرورت پر معلوم کیا اور اس کا ذکر پہلے سے قرآن شریف میں موجود نہ ہو اللہ تعالےٰ جس رنگ سے اس کی حفاظت فرما رہا ہے اُس کے ہمیشہ رہنے کا بیّن ثبوت ہے۔ خدانخواستہ اگر کوئی ایسا طوفان آجائے جس سے دُنیا کی تمام کتابیں پانی میں بہہ جائیں تو قرآن شریف ہی ایک ایسی کتاب ہے جو ہزاروں انسانوں کے سینوں میں پھر بھی موجود رہے گی یہاں کے آریہ اکثر اس سوال کو پیش کیا کرتے تھے کہ ابتداء ہی میں کیوں نہ کامل کتاب بھیجی گئی۔ سو آپ نے اس کے بعد خود ہی اس سوال کا ذکر کر کے عامہ سمجھ کے مطابق نہایت عمدہ طور پر جواب دیا۔ ایک طرف میں حضرت مفتی صاحب کے اس آسان اور سہل جواب کو جس کو ایک بچّہ بھی سمجھ سکے سنتا اور دوسری طرف ان مہاتماؤں کے مُنہ دیکھتا تو میرے دل میں ایک عجیب سرور پیدا ہوتا کہ کس طرح خدا تعالےٰ نے باطل کا سر پاش پاش کر دیا۔ آپ نے فرمایا کلام کو مخاطب کے لحاظ سے دیکھا جاتا ہے۔ مثلاً میں ایک بچّہ کو کہوں کہ ٹھیرو میں تمہیں چیچی لے دونگا۔ تو اب یہ لفظ جو مینے بولا ہے صرف بچّہ کے لحاظ سے بولا ہے ورنہ یہ کوئی لغت نہیں اسی طرح ابتداءِ دُنیا میں اہل دُنیا کے ذہنی قوٰے بچّوں کی طرح بالکل کمزور تھے اُس وقت اللہ تعالےٰ نے اُن کو کتاب بھی ان کی حالت کے مطابق عنایت کی۔ پھر جوں جوں اہل دُنیا ذہنی قوٰے میں ترقی کرتے گئے خدا کی کلام کا طرز طریق بھی ساتھ ساتھ بدلتا رہا حتّی کہ جب انسانی استعداد اپنے کمال کو پہنچ گئی اور دور دراز ملکوں کے باشندوں میں باہم میل جول کے ذرائع اور وسائل پیدا ہونے لگے تو اللہ تعالےٰ نے ایک کامل رسول کی معرفت ایک کامل کتاب بھیجدی جس کا نام قرآن مجید ہے اس لئے ابتداءِ دُنیا میں اُس عالم الغیب خدا نے کوئی ایسی کتاب نہ بھیجی جو ہمیشہ کے لئے کافی ہو۔ اس کے بعد آپ بیٹھ گئے اور شیخ صاحب کھڑے

ہوئے (ڈلوال میں دو آدمی عیسائی مذہب قبول کر چکے ہیں شیخ صاحب نے اُن کو کہلا بھیجا تھا کہ جلسہ میں شریک ہوں مگر وہ نہ آئے) انہوں نے اپنے وعظ میں عیسائی مذہب کو مدنظر رکھا اور ہر بات پر بائبل کے حوالوں سے اس مذہب کی خوب خبر لی۔ سامعین نے اس خوبی کو دیکھ کر ان کا پتہ بھی لکھ لیا ابھی آپ اور وعظ بھی فرماتے لیکن عاجز راقم کو اپنے سلسلہ کے متعلق بھی کچھ سُنانا منظور تھا اس لئے شیخ صاحب بیٹھ گئے اور راقم نے قرآن شریف اور احادیث سے آخری زمانہ کے نشانات کھولکر سُنا دیئے۔ بخوف طوالت میں یہاں لکھ نہیں سکتا اس کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔ ہم شاہ صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے ایسی جگہ جہاں ایک بھی احمدی نہ تھا بلکہ سلسلہ کے دشمنوں میں ہمارے جانے سے ایک حد تک جوش ہی پیدا ہو گیا بڑی کوشش سے ہمارا وعظ کرایا۔ میں تو یہی سمجھتا ہوں کہ یہ سب سامان حضرت مفتی صاحب کی دردناک دعاؤں سے پیدا ہو گئے۔ ورنہ ممکن نہ تھا کہ ایسے جوشوں میں ہمارا وعظ ہو سکے حضرت مفتی صاحب کے دل میں اسلام کی جو محبت اور تڑپ ہے اب کی دفعہ اللہ تعالےٰ ہمیں بھی اپنے فضل سے اس کے دیکھنے کا موقعہ دیا جب ہم مسجد سے اُٹھے تو اُس وقت آفتاب غروب ہونے کو تھا اور تین کوس پیدل سفر بھی درپیش تھا حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ ہم کو اُس شخص کا گھر دکھاؤ جس نے اسلام چھوڑ عیسائی مذہب کو اختیار کیا جب ہم اُس کے گھر پہنچے تو معلوم ہوا کہ وہ ہماری خبر پاکر سکول میں چلا گیا جو شہر سے کسی قدر فاصلہ پر تھا آپ اُدھر ہی چل پڑے اسکول میں پہنچکر پتہ کیا تو دو لڑکوں نے کہا دفتر میں ہیں ہم نے کہا اُن کو اطلاع دو کہ دو آدمی آپکی ملاقات کو آئے ہوئے ہیں لڑکوں نے جو خبر دی تو اُن کو فرمایا کہ جاکر کہدو وہ یہاں نہیں ہیں۔ ناظرین غور کریں صلیب پرستوں میں مسیح موعود کے آسمانی حربہ نے کیا خوف اور رعب بٹھا دیا کہ اپنے وجود کو عدم سمجھ کر پیچھا چھڑانا چاہا۔ اس سے ہم نے نفس مسیح کے مردوں کی بھی کیفیت سمجھ لی۔ حضرت مفتی صاحب ایک یورپین پادری سے دیر تک باتیں کرتے رہے ہمارے مطلوب نے سمجھا کہ وہ چلے گئے ہونگے جونہی باہر نکلے بیچارے پکڑے گئے اور تیر اسلام کی شعاعوں سے ان کی آنکھیں چندھیا گئیں۔ زبان کانپنے لگی۔ اُن لڑکوں نے یہ حالت دیکھ کر ہنسنا شروع کیا بہتیری کوشش کی گئی کہ کچھ پوچھیں یا سنیں۔ مگر انہوں نے مذہب کا نام تک نہ لیا آخر رات کو اندھیرے میں گھر پہنچے۔ دوسرے روز یعنے ۱۰۔ اپریل ۱۹۱۲ء کو کٹاس میں حبس دم کی ریاضت اور بتوں کی عبادت دیکھتے ہوئے چوہا سیدن شاہ میں پہنچے خانقاہ میں گئے تو وہاں دیکھا کہ قبر کو سجدے ہو رہے ہیں لوگوں کی جہالت پر افسوس کھاتے ہوئے گدی نشین کے پاس جا کھڑے ہوئے وہاں کنجنی گا بجا رہی تھی حضرت مفتی صاحب نے اس حالت کو دیکھ مُنہ پھیر لیا۔ میری جو نظر آپ کے چہرہ پر پڑی تو کیا دیکھتا ہوں کہ عینک کے نیچے سے آنسوؤں کے قطرے لگاتار آپ کی ریش مبارک پر گر رہے ہیں۔ اس نظر نے میرے دل میں ایسا اثر کیا کہ انشاء اللہ عمر بھر اس نظارہ کو نہ بھولوں گا میںنے اپنے احباب کو اس طرف متوجہ کیا اور کہا کہ ذرا تم اپنے اس بزرگ کی طرف دیکھو جو قادیان سے تمہیں وعظ سُنانے کے لئے بھیجے گئے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ اس قدر مسلمان فسق و فجور میں مبتلا ہیں نہ ان کو عاقبت کی فکر نہ دین کی پرواہ۔ تو اس غم سے آپ رونے لگ گئے اور اُن کے دل کو ایسا صدمہ پہنچا کہ اب کھڑا ہونا بھی مشکل ہو گیا۔ یہ ہے اسلام کی محبت اور یہ ہے اس سلسلہ کی سچائی۔ اتنے بڑے مجمع میں جہاں ہزاروں مسلمان موجود ہیں کیا تمہیں کوئی ایسی رُوح نظر آتی ہے جس میں یہ تڑپ ہو کہ ہائے ہمارے آقائے نامدار حبیب کردگار احمد مجتبیٰ محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کا آج یہ حال ہے کہ جہاں بزرگوں کے مقامات پر گدی نشینوں کو کوئی نیک نمونہ دکھانا چاہیئے تھا وہاں فاحشہ عورتوں کے طائفے مسلمانوں کے مال اور ایمان کو غارت کر رہے ہیں کیا کسی ملا یا قاضی نے جنکی زبانیں کافر کہنے کو تو بڑے تیز ہیں اس غم کو کبھی محسوس کیا اور مسلمانوں کے بچانے کی فکر کی۔ ایک دوست کی زبانی معلوم ہوا کہ سال گزشتہ میں صرف کھیوڑا کے مسلمانوں نے اس موقعہ پر چار ہزار روپیہ ضائع کر دیا۔ ان مسلمانوں اور یہاں کے گدی نشینوں میں وہ مذہبی غیرت نہیں جو ہندوؤں میں ہے کیونکہ کٹاس میں پچھلے سال ہندوؤں کی کوشش سے شراب اور اب گوشت بھی بند ہو گیا نہ کوئی گانے والے کنچنی دیکھی گئی بلکہ دن بھر سناتنیوں کے لیکچر ہوتے ہیں بخلاف چوہا کے کہ وہاں شراب زنا اور ناجائز کاموں وہ کثرت کہ پناہ بخدا۔ الغرض حضرت مفتی صاحب اسی بیتابی اور بے قراری میں ہم کو ساتھ لیکر ایک مسجد میں پہنچے اور ظہر کی نماز ادا کی میری درخواست آپ نے کچھ تھوڑا سا وعظ بھی فرمایا اور چلتے وقت آنسوؤں کے موتی ہاتھوں میں لیکر آپ نے بڑی عاجزی سے بارگاہِ ایزدی میں رب اصلح امۃ محمد کی دُعا فرمائی۔ راستہ میں ایک جگہ پادری ٹی ڈبلیو انڈرسن اور پادری نکلس اور مسٹر جمیل الدین وغیرہ عیسائی منادوں کا اکھاڑہ لگا ہوا تھا۔ مسٹر جمیل الدین نے جو نہایت ہی ایک جوشیلے آدمی ہیں مجھے بازو سے پکڑ کر بٹھا لیا اور لگے نرمی اور خلق سے سمجھانے جب معلوم ہوا کہ یہ احمدی ہیں تو رگیں پھلا کر چہرہ کا رنگ بدل لیا اور دوسرے مسلمانوں کی طرف جو اس وقت موجود تھے اشارہ کرکے کہا کہ یہ مسلمان اور ہم آپس میں بھائی ہیں۔ ہماری طرح یہ بھی حضرت عیسےٰ کی آمد ثانی اور زندگی کے قائل ہیں مرزائیوں کو ہم مخاطب ہی نہیں کرتے ڈیڑھ سو مولویوں نے خود مرزا پر کفر کے فتوے لگائے اللہ تعالےٰ شیخ صاحب کو جزائے خیر دے۔ انہوں نے خوب جواب دیا کہ بھائی اگر لوگوں کے فتووں سے ایک راستباز کو جھوٹا کہنا جائز ہے تو اس معیار پر تم لوگ یسوع کو کیونکر راستباز اور صادق مان سکتے ہو آخر ان پر بھی تو یہودیوں نے کفر کے فتوے لگائے شیخ صاحب کا یہ کہنا ہی تھا کہ جمیل الدین صاحب لڑنے کو طیار ہو گئے اور شور مچا دیا اور اُس یورپین پادری کو کہا کہ حضور مرزائی ہم کو گالیاں دیتے ہیں۔ اِدھر پادری ٹی ڈبلیو انڈرسن نے حضرت مفتی صاحب کے ساتھ کفارہ پر گفتگو شروع کر دی اور زور سے بولنے کے سبب پیشانی پر پسینہ آگیا حضرت مفتی صاحب نے جب سوال کیا کہ کفارہ پر ایمان لانے کا نتیجہ کیا ہے تو پادری صاحب نے کہا کہ گناہوں کی سزا نہیں ملتی آپ نے فرمایا آدم کو گناہ کی یہ سزا ملی کہ پیشانی کے پسینہ سے روٹی

کمائے گا - اور عورت دُرد زہ کے ساتھ بچہ جنے گی میں دیکھتا ہوں کہ جناب کو اب بھی پیشانی پر پسینہ آیا ہوا ہے پھر ہم کیونکر مان لیں کہ کفارہ سے نجات مل جاتی ہے اس کا جواب اِس مجمع میں پادری صاحب نے ان الفاظ کے ساتھ دیا "میں پاپی ہوں یہ لعنت مجھ سے جُدا نہ ہو گی" حضرت مفتی صاحب - جب آپ خود مانتے ہیں کہ سزا نہیں ٹل سکتی تو کفارہ سے نجات ملنے کے کیا معنے یہ سُنکر جس قدر وہاں عیسائی مناد تھے - سب کے سب اُن چھولداریوں کو چھوڑ کچھ چوہا سید نشاہ اور کچھ کٹاس میں چلے گئے - بڑے پادری صاحب کو جب معلوم ہوا کہ مفتی صاحب بھی احمدی ہیں تو اپنی کتابیں لے کر اور خیمے کو خالی چھوڑ کر بیچ میچ بھاگ گئے - دوڑتے جاتے اور پیچھے دیکھ کر ہاتھ ہلاتے اور زور زور سے پکارتے سب مناد چلے آؤ - سب مناد چلے آؤ - مرزائیوں سے بات نہ کرو - غرض سب چلے گئے - خیمے خالی رہ گئے یا صرف ایک خانساماں رہ گیا - جاتے وقت ایکدوسرے کو یہ کہکر بلاتا کہ بھائی چلو چلو یہ مرزائی ہیں ان سے گفتگو کرنا چھوڑ دو - اس حالت کو دیکھ کر ہمارا ایمان کسرِ صلیب کی پیشگوئی پر اور بھی بڑھا کہ جس مسیح نے دُنیا میں آکر یہ کام کرنا تھا وہ یہی شخص ہے جس کا نام غلام احمدؑ ہے اللہ تعالےٰ کی ہزار ہزار رحمتیں آپ پر نازل ہوں آگے چلکر جب ہم کٹاس میں آئے تو وہاں ایک دو پادری صاحبان مناد کر رہے تھے بات چیت کرنے کے لئے اجازت مانگی تو انہوں نے کہا کہ ہم کو اپنے ہادیوں نے ہدایت کی ہے کہ کسی مرزائی سے بولنے کی تم کو اجازت نہیں - ایک عیسائی صاحب تو ہاتھ ہی جوڑنے لگے کہ ہماری نوکری برقرار رہنے دو - وہاں سے شام کو گھر پہنچے - رات کو ایک بھائی نے ذکر کیا کہ میرا بھائی ہمارے سلسلہ کا بڑا ہی دشمن ہے آج اُس نے پادریوں کی شکست فاش کو دیکھ کر آتے ہی کہا کہ بس معلوم ہو گیا احمدی سچے ہیں کوئی مخالفِ اسلام ان کے مقابلہ میں ٹھیر نہیں سکتا - میں بھی قادیان میں جاؤنگا اللہ تعالےٰ اس کو توفیق بخشے + ۱۱ - کو ہمارے مہربانوں نے آرام کیا اور رات کو نماز عشا کے بعد جناب مولنا حضرت مفتی صاحب نے مسجد میں سورہ زخرف کا رکوع ولما ضرب ابن مریم مثلا ۹ پڑھ کر بہت ہی عمدہ تفسیر بیان فرمائی - آپ کے بعد شیخ صاحب نے پکار کر جمیع حاضرین کو سُنا دیا کہ کل انشاء اللہ ہم یہاں ہی جمعہ پڑھینگے جس شخص کو کچھ شک یا شبہ ہو وہ آکر ہم سے پوچھ لے - ۱۲ - کو حضرت مفتی صاحب نے جمعہ پڑھایا - اور رات کو اپنے مکان پر مستورات کے کہنے سے کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدیمی خادم ہیں کچھ اُن کے حالات سے بیان فرماکر ہمارے ایمان اور یقین کو تازہ کریں اس پر جناب نے حضور کی وہ وہ باتیں سُنائیں کہ آجتک ہم کو اُن کے سُننے کا اتفاق نہ ہوا - ۱۳ - کی صبحکو حضور مغفور کے مخلص اور دین اسلام کے جان نثار صادق بمعہ ہمارے مکرم شیخ عبدالرحیم صاحب نومسلم اور اپنے پیارے بچے عبدالسلام کے جسکو اس چھوٹی سی عمر میں صبح سویرے نماز کے لئے اگر آواز دیجئے تو فوراً استغفار پڑھتا ہوا اُٹھ کھڑا ہوا ہم سے جدا ہو کر تکیہ شاہ مراد کی طرف روانہ ہو گئے اللہ تعالےٰ ان کا حافظ اور ناصر ہو - ہم حضرت خلیفۃ المسیح کے لئے دل و جان سے دُعا کرتے ہیں جنہوں ہماری بہتری کیلئے ہمیں ایک نیک نمونہ اور اسلام کی سچی تڑپ رکھنے والا انسان عطا کیا - جس کے رخسار سے دعا کے وقت آنکھ کے پانی سے تر ہو جاتے +

نو مریدین

بہت سے نئے آدمی بھی جو پہلے سے طیار ہو رہے تھے اب سلسلہ میں داخل ہوئے - جن میں سے بعض کے نام یہ ہیں - خدا بخش - سمند غلام حسین - گھسیٹا - نور محمد معہ اہلیہ خود - مساۃ لالاں زوجہ فتح محمدؐ +

شکریہ

جماعت دوالمیال کے اخلاص و محبت کے شکریہ میں جو خط مَیں نے انہیں لکھا وہ اس جگہ درج کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم + نحمدہ و نصلے علٰی رسولہ الکریم

قادیان ۳ - مئی ۱۲ء

مخدومی مکرمی جناب حافظ صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ - امید ہے کہ آپ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے بخیریت ہونگے اور اس خادم کے واسطے دعا کرتے ہونگے +

ہم آپ سے رخصت ہو کر تکیہ گئے اور پھر واپس قادیان آئے - راستہ میں تین چار روز لاہور قیام کیا واپسی پر مجھے ریل میں بچیش ہو گئی - لاہور میں بھی رہی اُس سبب سے بہت ضعف ہو گیا - مگر یہاں آکر کوچہ یار کی خوشبو سے سب بیماریاں دُور ہو گئیں .. فالحمد للہ ثم الحمد للہ +

جس محبت اور اخلاص کا اظہار جماعت دوالمیال نے اِس عاجز کے ساتھ کیا - اُس کے واسطے میں ان سب کا خصوصیت سے مشکور ہوں - اور اُن کے واسطے دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ کے فضل کی بارش ان سب پر ہو - اور انہیں دینی اور دنیوی حسنات سے متمتع کیا جائے میں ان کا پیر نہ تھا - بلکہ ایک ادنیٰ بھائی - لیکن انہوں نے میری ایسی خاطر کی جیسے کوئی پیروں کی کرتا ہے اس سے ظاہر ہے کہ وہ اپنے مرشد کے کیسے جان نثار ہیں مثل مشہور ہے کہ یار کی گلی کا کتا بھی پیارا ہوتا ہے +

مجھے راستہ میں کئی جگہ خاص دعاؤں کا موقعہ ملا ہے کیونکہ سچ تو یہ ہے کہ دعا کرنا بھی اپنے اختیار میں نہیں - اُسی کی رحمت سے دُعا کا وقت ملتا ہے +

آپ کی نیکی اور دینی محبت کا خاص اثر میرے قلب پر ہے - اس واسطے میں آپ ہی کے ذریعہ سے تمام جماعت کو اپنا السلام علیکم پہنچاتا ہوں - اور شیخ رحیم بخش صاحب بھی السلام علیکم کہتے ہیں - اور ان کی طرف سے مضمون واحد ہے - جب میں یہ خط لکھ رہا ہوں - اسوقت دوالمیال میری آنکھوں کے سامنے ہے - اور غلام محمدؐ تو گویا میرے آگے کھڑا ہے - جس نے کمال خدمت کا حق ادا کیا +

ہاں آپ جماعت کو میرا پیغام پہنچائیں کہ وہ مولوی کرمداد صاحب کی خصوصیت سے ساتھ قدر کریں اور خدا کا شکر کریں کہ انہیں ایک ایسا فہیم مستعد اور نیکدل مولوی ملا ہے - ان کی باتوں کو مانیں تا کہ اتفاق کی برکت سے وہ مالامال ہوتے رہیں - کیونکہ وہ ان کے سچے خیرخواہ ہیں اور سلسلہ کی خوبیوں اور ضرورتوں پر ان سے بڑھکر آگاہ ہیں + والسلام

خادم محمدؐ صادق عفی اللہ عنہ

تکیہ شاہ مراد

دوالمیال سے ہم تکیہ شاہ مراد گئے جو وہاں سے شمال کی طرف پہاڑی علاقہ میں کوئی اٹھارہ میل کے فاصلہ پر واقعہ ہے - وہاں جانے کا محرک یہ ہوا کہ اُس جگہ میرے رشتہ دار مقیم ہیں حضرت اس بات کو جانتے ہیں - اور انہوں نے فرمایا تھا کہ وہاں جانا - اس جگہ ایک بزرگ صوفی درویش شاہمراد

نام مدفون ہیں اور انہیں کے نام پر یہ جگہ مشہور ہے۔ حضرت شاہ مراد علیہ الرحمۃ خانپور کے رہنے والے تھے۔ مگر ان کی اکثر عمر فقراء کی تلاش اور ملاقات میں باہر گذری شاہ صاحب کی کوئی اولاد نرینہ نہ تھی۔ لیکن جیسا کہ بزرگ فقراء کا ہمیشہ سے قاعدہ چلا آتا ہے۔ ان کے جانشین ان کے ایک پر اخلاص مرید باوا آفتاب صاحب ہوئے اور انہیں کی اولاد میں نسلاً بعد نسلاً آج تک یہ گدی چلی آتی ہے۔ باوا آفتاب صاحب کی اولاد میں سے میاں محمد دین صاحب آجکل گدی نشین ہیں۔ میرے نانا صاحب اور میرے دادا صاحب ہردو کی شادی اس خاندان میں ہوئی تھی۔ اس طرح میرا یہاں دوہرا رشتہ ہے اور آجکل بھی بعض رشتہ داریاں وہاں ہیں۔ مجھے یہ سنکر بہت افسوس ہوا کہ خانپور کے بعض قاضیوں نے ایک دفعہ اس جگہ کے قریشی میاں صاحبان کی مخالفت کی اور حضرت شاہ مراد کی جانشینی کا دعویدار بننا چاہا۔ حالانکہ شاہی وقتوں کے پروانے اس امر کے شاہد ہیں کہ اس خانقاہ اور اس کے متعلقہ وقف کے ساتھ سوائے اولاد باوا آفتاب کے اور کسی کا کوئی تعلق نہیں۔ سُنا گیا ہے کہ باوا شاہ مراد صاحب نے فرمایا تھا کہ خانپور پلید ٹھیکری ہے۔ یہ بات باوا صاحب موصوف کی ایک کرامت تھی کہ اوّل غلطی تو خانپوریوں سے یہ ہوئی کہ انہوں نے باوا صاحب کے اپنے بنائے جانشین کی اولاد سے مخالفت کی۔ اور دوسری غلطی یہ ہوئی کہ اس زمانہ کے فرستادۂ خدا کی مخالفت میں انہیں سے بعض قاضیوں نے ہمارے مکرم دوست مولوی کرم داد صاحب کے ساتھ عداوت کے رنگ میں مباحثہ کیا اور اپنی شامت اعمال سے طاعون میں گرفتار ہوکر ہلاک ہوگئے۔ اللہ تعالےٰ ان کے پس ماندگان کو ہدایت اور روشنی دے +

تکیہ میں رات کے وقت میں نے وعظ کیا۔ اور اپنے اقربا سب چھوٹے بڑوں کو جمع کرکے سمجھایا کہ ایک بزرگ کی قبر پر فاتحہ پڑھنا دُعا کرنا کیا کچھ جائز ہے اور سجدہ وغیرہ جیسا بعض جاہل لوگ کرتے ہیں شرک اور گناہ ہے اس سے خدا ناراض ہے۔ ایسا ہی دیگر ضروری مسائل سمجھائے گئے اور حضرت مسیح موعودؑ کی آمد اور ضرورت سے ان کو باخبر کرنے کی سعی کی گئی حضرت

شاہ مراد صاحب ایک مجذوب فقیر تھے۔ لیکن اُنکے بعض اشعار سے جو جناب مولوی سراجدین صاحب قریشی صدیقی چشتی۔ حیدری نے بہت محنت سے جمع کئے ہیں ظاہر ہے کہ شاہ صاحب شریعت کی پابندی کی کس قدر تاکید کرتے تھے۔ چنانچہ شاہ صاحبؒ کا ایک شعر ہے ؎

راہ راہ شرعدا اے ہور او جھڑ ریخطر
جو فقر بنی دا کرسی ہوسی مفتخر

شاہ صاحب کی کتاب بنام گلزار شاہ مراد مولوی سراجدین صاحب سے بمقام خانپور تحصیل چکوال۔ ضلع جہلم بقیمت ۵ ر فی نسخہ مل سکتی ہے۔ مگر مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس مجموعہ میں بہ سبب دور زمانہ اور صاحبان کی نظمیں بھی شامل ہوگئی ہیں +

۱۵- اپریل کو ہم تکیہ سے کھیوڑہ کو واپس آئے۔ اور وہاں سے ریل پر سوار ہوکر لاہور کے راستہ سے قادیان آگئے۔ وہ دُعا جس کا گوجرانوالہ میں وعدہ کیا گیا تھا یہ ہے

دُعا

اَللّٰهُمَّ اَقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ
اے اللہ نصیب کر ہم کو اپنا ڈر
مَا تَحُوْلُ بِهٖ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ
جو روک کردے تو اس کو ہماری اور اپنی بے فرمانیوں کے بیچ میں
وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ
اور اپنے حکم پر چلنا جو پہنچادے تو اس سے اپنی جنت میں
وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا
اور یقین جو آسان کردے تو ہم پر اس سے
مُصِيْبَاتِ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا
دُنیا کی مصیبتیں اور فائدہ دے ہم کو ہمارے کانوں
وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ
اور ہماری آنکھوں اور ہماری قوت سے جبتک زندہ رکھے تو ہم کو
الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا
اور کر ہر ایک کو ان میں سے ہمارا وارث اور کہ ہمارا غصہ اُسپر جو ظلم کرے
وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا
ہم پر اور مدد کر ہماری اُس پر جو ہم سے دشمنی کرے اور مت کر ہماری مصیبت
فِيْ دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا
ہمارے دین میں اور مت کر دُنیا کو ہمارے بڑے غم کی چیز اور نہ
مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا
ہمارے علم کے پہنچنے کی جگہ اور نہ غلبہ دے ہم پر اس کو جو ہم پر رحم نہ کرے

اَللّٰهُمَّ انْفَعْنَا بِمَا عَلَّمْتَنَا وَ
اے اللہ فائدہ دے مجھ کو اس چیز سے کہ سکھائی تو نے اور
عَلِّمْنَا مَا يَنْفَعُنَا وَ زِدْنَا عِلْمًا
سکھلا مجھ کو وہ چیز کہ فائدہ دے مجھ کو اور زیادہ دے مجھ کو علم

سفر دکن

برادرم مکرم سلمہ - السلام علیکم یہ سفر اس وقت تک تو مبارک نظر آتا ہے - اور خدا تعالےٰ سے دُعا ہے کہ آیندہ بھی مبارک ہو - اور مجھے یقین ہے کہ ایسا ہی ہوگا - اس سفر میں ہماری لاہور سے روانگی بھی نرالی تھی - ۲۲ - تاریخ کی شام کو ایک معقول حصہ اپنی جماعت کا احمدیہ جامع مسجد لاہور میں جمع ہؤا - بعد نماز مغرب سب نے کامیابی و صحت و عافیت وفد کے لئے خلوص دل سے دُعا مانگی - جس میں ایک خاص رنگ تھا - کچھ بھائی ریلوے سٹیشن تک بھی گئے +

دہلی اور آگرہ کے اسٹیشن پر بعض غیر احمدی احباب ہمارے لئے ناشتا اور کھانا لائے اور بافراط لائے جسکی بعض چیزیں ہمارے دو آیندہ دنوں تک بھی کام آتی رہیں - خدا ان کو جزائے خیر دے - ہم ۲۲ - کی شام کو چلکر بنگلور ۲۶ - کی صبح کو پہنچے - عمائد شہر نے ہمارا استقبال کیا - منتظم کمیٹی نے چاہا کہ ہم ہوٹل میں اُتریں - لیکن ہم نے دیسی طرز رہایش پسند کی - انجمن اسلامیہ کا لائبریری ہال ہمارے لئے خاص کیا گیا +

اس شہر میں کوئی احمدی بھائی پندرہ بیس ہیں - لیکن ان کے علاوہ جیسے کہ معلوم ہؤا - ایک کثیر تعداد ایسے افراد کی بھی ہے جو احمدی تھے لیکن مخالفت کا مقابلہ نہ کر کے دب گئے ہیں - یوں تو جہاں جاؤ کوئی شہر مخالفت سے خالی نہیں - اور ہمارے متعلق طرح طرح کی غلط فہمیاں ابھی تک ہر جگہ قایم ہیں - جن کے دفعیہ کے لئے ہمیں خاص طور کوشش کرنی چاہیئے لیکن اس شہر کا تو گویا باوا آدم ہی نرالا ہے - جنوبی ہند کا یہ شہر حضرت قبلہ سید محمد احسن صاحب کی زبردست معرکہ آرائیوں کا مرکز رہ چکا ہے - اس شہر نے اُس قاضی عبدالقدوس کو پیدا کیا ہے جس کا فتوئ تکفیر اپنی شدت میں تمام مکفرین کے فتووں سے بڑھ گیا تھا - خدا کا شکر ہے کہ مکفرین کا گروہ دن بدن دُنیا سے مٹتا جاتا ہے - اور اسلام کے لئے وہ مبارک دن ہوگا جب دن اس قوم سے کفر دُور ہو جائینگے - بہر حال ان امور نے بنگلور میں مخالفت کو بدرجہ اتم قایم کر رکھا تھا - منتظمین جلسے نے خواجہ صاحب کو دعوت بھی دی اور بُلا بھی لیا - استقبال بھی اعلیٰ پیمانہ پر لیا - لیکن شہر میں مخالفت کی آگ مشتعل ہو گئی - اور یہ مشہور ہو گیا کہ قادیانی کے ڈیس پر جانے سے بلوہ ہو جائے گا - منتظمین جلسہ سخت گھبراہٹ میں تھے مختلف پیرایوں میں ہم سے دریافت کرتے تھے کہ خواجہ صاحب کی تقریر یا اُس کا حصہ باعثِ اشتعال تو نہ ہوگا - کہیں اپنی تقریر میں وہ باعثِ فساد تو نہ ہو جائینگے - الغرض جس خوشی اور جوش سے ان منتظمین نے ہمیں بُلایا تھا وہ سب مبدل بہ غم ہو گیا - ان میں سے بعض تو ہمیں بلانے سے بھی نادم ہونے لگے - لیکن اُن کو اور نہ ہم کو معلوم تھا کہ پردۂ غیب سے کیا ظہور ہوگا اور کس طرح ہمارا وجود ہی جلسہ اور اہلِ شہر کے لئے موجب برکت ہوگا - کیونکہ جیسے کہ میں آگے چلکر لکھوں گا کانفرنس کی کل کی کل کامیابی کا سہرا جیسے کہ خود آنریبل جسٹس عبدالرحیم جج ہائیکورٹ مدراس نے اور دیگر منتظمین نے علی الاعلان تسلیم کیا قادیانی کے سر پر تھا - بہر حال جلسہ ۲۷ - کی صبح کو گیارہ بجے شروع ہؤا - اور جسٹس عبدالرحیم نے اپنی افتتاحی پریز یڈنشل تقریر انگریزی میں پڑھی تقریر اسلامی محبت اور جوش سے معمور تھی - لیکن اب مشکل یہ پڑی کہ ⅔ سے زیادہ حاضرین کے لئے یہ تقریر لاطینی یا یونانی تھی وہ انگریزی دان نہ تھے - اس لئے منتظمین جلسہ نے خواجہ صاحب کو اس کے اُردو ترجمہ کے لئے کہا - یہ لکھنے کی ضرورت نہیں کہ ترجمہ اگرچہ ایک حد تک فی البدیہہ تھا مگر وہ کیسا تھا - خود انگریزی دان سامعین نے تسلیم کیا کہ جسٹس عبدالرحیم کی تقریر کو چار چاند لگ گئے اور جسٹس عبدالرحیم نے خاص طور پر شکریہ ادا کیا - اس فی البدیہہ ترجمہ نے ایک حد تک لوگوں میں ہمارے متعلق اُنس پیدا کر دیا +

پہلے دن کے دوسرے اجلاس میں ایک ریزولیشن تعلیم نسواں کے متعلق پیش ہؤا - اس کو ایک یورپین خاتون مسز گرینگر نے پیش کیا - خاتون مذکور نے اپنے دوران تقریر میں اسلامی پردہ پر حملہ کیا - اور اس کو کل ترقیوں کا مانع بیان کیا - اب ایک طرف صدر جلسہ اور دوسری طرف انگریزی خواں حاضرین اُس کے حملہ سے بہت حد تک رنجیدہ خاطر تو ہوئے لیکن وہاں اُنکی نگاہ میں کوئی نہ تھا کہ اُس کا جواب دے یہ شانِ ایزدی ہے کہ جو اس تحریک کا مؤید تھا وہ بھی غیر حاضر تھا - منتظمین جلسے نے خاکسار سے استدعا کی کہ میں اس کی تائید میں تقریر کروں - خدا تعالےٰ نے مجھے کامل توفیق دی اور میں نے اسلامی پردہ کی حقیقت حاضرین پر ظاہر کی اور بتلایا کہ اسلامی پردہ تعلیم و ترقی کا حارج نہیں - ہاں یہ اُن فسادات کا علاج ہے جس سے یورپین سوسائٹی اب خود بخود تنگ آ رہی ہے - یہ ایک اسلامی تعلیم پر حملہ کا اندفاع تھا - جو کہ خادم سلسلہ احمدیہ کے ہاتھ سے اس شہر میں ہؤا - اس تقریر سے کیا صدر جلسہ اور کیا حاضرین جلسہ ازحد خوش ہوئے - اور خدا تعالےٰ کے شکرگذار ہوئے کہ ایک اسلامی جلسہ میں اسلام پر جو حملہ ہؤا وہ اندفاع کے بغیر نہ رہا +

سہ پہر کو ہم دارالاقامتہ میں آئے اور نماز مغرب بہت ہی درد و الحاح سے ادا کی بہت عاجزی سے دُعائیں مانگی گئیں - کیونکہ ۹ بجے رات خواجہ صاحب کا پہلا لکچر تھا - یہ لکچر اسلام و تعلیم پر تھا - یہ لکھنے کی ضرورت نہیں کہ لیکچر کیسا تھا یا کیا تھا - وہ تاثیر جو ان لیکچروں کی اور حصص ہندوستان میں ہؤا کرتی ہے یہاں اُس سے بڑھ چڑھ کر تھی - اور حسب معمول ایک تقریر نے عداوت اور وحشت کو موانست اور محبت سے بدل دیا - خدا تعالےٰ کے شکر کرنے کے لیئے اور سجدات شکر ادا کیئے - اس کامیابی نے ہمیں اور دعا کرنے کی تحریک کی - اور ہم پر یہ ظاہر کیا گیا کہ اس سے بھی زیادہ کامیابی ہوگی - ایسے وقت میں حضرت اقدس خلیفۃ المسیح کا تار پہنچا - جو نہایت ہی حوصلہ افزا تھا - دوسرے دن جب ہم کانفرنس میں گئے تو اس بشارت کے آثار نظر آنے لگے جو خدا تعالےٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے رات ہم کو دی تھی - آنریبل جسٹس عبدالرحیم کے آنے میں کسی کام کے باعث دیر ہو گئی - اور کانفرنس نے بہت کام کرنا تھا - اس لئے عمائد کانفرنس نے یہ تجویز کیا کہ کانفرنس کا پریزیڈنٹ خواجہ صاحب کو کیا جائے - خواجہ صاحب سے حاضرین جلسہ کو کل کی تقریروں سے کچھ ایسی دلچسپی ہو گئی کہ اس تحریک پر چاروں طرف سے نہایت خوشی

بلند ہوئے اور خواجہ صاحب اُس دن کے صدر جلسہ مقرر ہوئے اور کارروائی شروع ہوگئی۔ دوران جلسہ میں جسٹس عبدالرحیم صاحب تشریف لے آئے لیکن خواجہ صاحب کے اصرار پر بھی انہوں نے یہی پسند کیا کہ اُس دن کا اجلاس خواجہ صاحب کی صدارت سے تکمیل پائے۔ اس وقت ایک خاص صورت پیدا ہوگئی۔ ہمارے پیارے بھائی ذوالفقار علی خاں رئیس رامپور کے برادر حقیقی مسٹر شوکت علی صاحب علیگڈہ پارٹی کی نیابت لے کر شریک جلسہ ہوئے تھے۔ اُن کی اُس دن تقریر ہونی تھی چنانچہ انہوں نے اثنائے تقریر میں فرمایا کہ وہ دراصل نواب وقارالملک بہادر کا ایک پیغام مسلمانانِ جنوبی ہند کے لئے لائے ہیں اور وہ پیغام یہ ہے کہ آپ سب لوگ خواہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں اس وقت اکٹھے ہو جاؤ اور آپس میں کینہ اور عداوت نہ رکھو۔ بلکہ مخالفان اسلام کے مقابل اپنے ہتھیاروں کو جمع کرلو۔ مسٹر شوکت علی کی تقریر بہت سے پہلو اپنے اندر لئے ہوئے تھی۔ لیکن خواجہ صاحب نے نواب وقارالملک بہادر کے پیغام پر ایک مفصل تقریر فرمائی جس میں اُنہوں نے ظاہر کیا کہ مخالفان اسلام کے مقابل متفقہ کوشش کرنا اور اپنے ہتھیاروں کو اکٹھے استعمال کرنا اسبات کا کسی طرح بھی متقضی نہیں کہ آپ صاحبان اپنے اپنے فرقوں کے خصائص اور امتیازی نشانوں کو چھوڑدیں۔ آپ ضرور ان خصائص اور امتیازوں کو قائم رکھیں۔ کیونکہ ان خصائص کے قیام سے ہی جماعت کی ہستی ہے۔ بیشک آپ محبت اور آشتی اور ٹھنڈے دل کے ساتھ ایک دوسرے کو تبلیغ کریں۔ لیکن جب اسلام کے خلاف کوئی اُٹھے تو اُس کی سرکوبی کے لئے سب جمع ہو جاؤ۔ اسوقت خواجہ صاحب نے ہندو کمیونٹی کے مختلف فرقہ جات اور اُن کے درمیان خطرناک اختلافات اور غیر ہندوؤں کے مقابل اُن کی متفقہ کوششوں کا ذکر کرکے مسلمانوں کو غیرت دلائی۔ اور اس پر زور دیا کہ ہرگز ہرگز آپس میں مسلمان ایکدوسرے کے خلاف فساد نہ کریں جب غیر مسلم مقابل ہو تو اکٹھے ہو جائیں اور اپنے درمیانی اختلافات کو محبت اور پیار سے فیصلہ کریں۔ یہ تقریر اپنا اثر کئے بغیر نہ رہی۔ اور کم ازکم اُس مخالفت کے لئے بہت مزیل ثابت ہوئی۔ جو دو چار دن پہلے کئی سالوں سے ہمارے خلاف کام کررہی تھی۔ دوسرے دن بھی انگریزی میں تقریریں ہوئیں۔ اور اس کا فی البدیہ ترجمہ خواجہ صاحب کو کرنا پڑا۔ حق تو یہ ہے کہ اصل تقریریں ایسی واضح نہ تھیں جیسے کہ یہ ترجمے تھے۔ اور یہ وہ بات ہے جس کو مقررین نے بڑے شکریہ کے ساتھ تسلیم کیا +

تیسرے اجلاس میں ایک اہم کام منتظمین جلسہ کے سامنے تھا۔ ہائیکورٹ کے ایک سابق جج مسٹر جسٹس باڈم نے مسلمانوں پر مختلف قسم کے احسانات کئے ہوئے تھے۔ ان کے مرنے پر مسلمانان صوبہ مدراس نے اُن کی یادگار میں ایک فنڈ کھولنا چاہا تھا۔ لیکن وہ فنڈ کس میرسی کے عالم میں تھا۔ اور اس کانفرنس کا ارادہ تھا کہ اُس فنڈ کی تکمیل ہو۔ اس کام کے لئے جسٹس عبدالرحیم نے خواجہ صاحب کو کہا کہ ہم توقع کرتے ہیں کہ آپ ہی کی تقریر سے بالضرور لوگ اس فنڈ میں کچھ چندہ دینگے۔ چنانچہ اُن کے کہنے پر خواجہ صاحب نے ایک زبردست اپیل کی جسٹس باڈم کے خدمات کا ذکر کیا۔ اور پھر تحریک کی یہ اپیل کچھ ایسی موثر ثابت ہوئی کہ سات آٹھ ہزار کے درمیان چندہ کوئی نصف گھنٹہ میں ہوگیا۔ اس کے بعد اور کارروائی ہوئی اور کانفرنس کا اجلاس ختم ہوا۔ ہم لوگوں کا خاص شکریہ ادا کیا گیا۔ اور علی الاعلان تسلیم کیا گیا کہ اس کانفرنس کی کامیابی کا سہرا خدام سلسلہ احمدیہ کے سر ہے۔ اگرچہ کانفرنس تو ختم ہوگئی لیکن شہر کے لوگوں کے اصرار پر شب کو پھر انتظام کیا گیا۔ چنانچہ سب سے پہلے مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کی تقریر دلپذیر ہوئی۔ آپ نے سورہ کوثر میں سے کچھ وعظ فرمایا۔ اور اس کی پُر معارف تفسیر سے لوگوں کو محظوظ کیا۔ ندوہ کی طرف سے سید سلیمان شریک کانفرنس تھے مولوی صاحب کے بیان کے متعلق انہوں نے اپنی ممنونیت ظاہر فرمائی۔ اور کہا کہ قرآن کو جب سنو اس میں نئے ہی معارف نظر آتے ہیں۔ مولانا کی تقریر سے یہ عام چرچا ہوا۔ کہ قادیانی اسٹیج پر جو آتا ہے وہ اپنے رنگ کا ایک ہی وسیع النظر عالم ہوتا ہے۔ اسکے بعد خواجہ صاحب کی تقریر ہوئی ۔ تقریر کے خاتمہ پر عجب رنگ نظر آیا۔ معززین شہر سے ایک ضعیف العمر سیٹھ سٹیج پر آیا اور اس نے ایک بنارسی دوپٹہ خواجہ صاحب کے زیب تن کرکے پہلے دست بوسی کی۔ اور پھر قدم چومنے لگا۔ خواجہ صاحب نے بہت روکا لیکن وہ نہ رُکا۔ پھر کیا تھا جسقدر ہال میں لوگ جمع تھے وہ فرداً فرداً آتے جاتے تھے اور دست بوسی کرتے تھے۔ اور اکثر قدم چومنے کی کوشش کرتے تھے۔ اگرچہ خواجہ صاحب سخت اصرار سے روکتے تھے مگر وہاں کون سُنتا تھا۔ ایک جوش اور اخلاص تھا جس کی کوئی انتہا نہ تھی۔ کیا عجب نظارہ تھا وہی شہر جس میں دو دن پہلے خطرناک مخالفت تھی وہی سٹیج ہے جس پر تقریر کرنے سے بلوہ کا خطرناک اندیشہ تھا۔ جس کے انتظام کے واسطے سُنایا گیا ہے کہ بہت سی پولیس بہ تبدیل لباس خاصکر اس آخری رات موجود۔ وہی سٹیج ہے جس پر مسیح موعودؑ کا ایک غلام کھڑا ہے۔ اور لوگ اپنے اخلاص اور محبت اور عقیدت کے اظہار کیلئے وہ طریق ظاہر کررہے ہیں جس سے زیادہ انکسار اور تزلل کی اور کوئی صورت سمجھ میں نہیں آتی۔ جسٹس آنریبل عبدالرحیم نے ہمیں دعوت دی کہ ہم مدراس اگر لیکچروں کا ایک سلسلہ شروع کریں۔ مدراس کے ملک التجار سیٹھ حاجی محمد اسمٰعیل خان بہادر نے نہایت عجز والحاح کے ساتھ ہم سے وعدہ لیا کہ ہم مدراس میں اُنہی کے مہمان ہوں۔ شہر میسور۔ ضلع وانم باڑی کولار۔ اور دیگر جگہوں سے متواتر درخواستیں ہورہی ہیں کہ کم ازکم ایک ایک دن کے لئے ہم وہاں جائیں کل پونا سے آنریبل رفیع الدین احمد صاحب کی تار آئی ہے کہ ہم ۶۔ اگست کو ضرور پونا پہنچیں جس کا ابھی فیصلہ نہیں کیا گیا۔ وہی احمدی جماعت جو حقارت اور نفرت کے ساتھ دیکھی جاتی تھی۔ آج اُن کے ساتھ وہ صورت نہیں۔ کل سارا دن مختلف علاقوں

کے معززین ہمارے پاس آتے رہے اور سلسلہ کی بابت دریافت کرتے رہے۔ اور جہاں تک خدا تعالےٰ نے ہمیں توفیق دی ہم نے مختلف پیراؤں میں سلسلہ کی تبلیغ حضرت اقدس المسیح موعود علیہ السلام کے مشن اور وفات مسیحؑ پر گفتگو کی۔ کوائمباٹور کے ایک مولوی صاحب پر تو خدا تعالےٰ نے کچھ ایسا اثر کیا کہ وہ خود بخود وفات مسیح کے دلایل دینے لگا۔ آج بھی اس شہر کے معززین مختلف اوقات پر آتے رہے اور سلسلہ کا چرچا رہا۔ پادری گولڈ سمتھ صاحب سے بھی جو مدراس پریسیڈنسی کے پرانے مشنری ہیں۔ وفات مسیحؑ پر ایک بسیط گفتگو ہوئی۔ کل ایک اور لکچر میوہال میں بزبان اُردو ہوگا۔ اور پرسوں بزبان انگریزی خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ایک کافی تعداد اُن بھائیوں کی جو مدت سے سلسلہ کے ساتھ تعلق چھوڑ بیٹھے تھے وہ ہمیں ملنے آتے ہیں اور اپنی احمدیت کا اظہار کرتے ہیں۔ خدا تعالےٰ ان دوستوں کو استقامت بخشے +

خاکسار مرزا یعقوب بیگ از بنگلور ۳۱/۷/۱۲

کیا کوئی صاحب حج کرانا چاہتے ہیں

پہلے ایک عرب حاجی یہاں آئے تھے حضرت کے فرمانے سے ان کے متعلق اشتہار دیا گیا تھا۔ جناب فضل حق صاحب احمدی نے ریاست پٹیالہ سے انکی معرفت اپنا فرض حج ادا کیا ہے۔ ایسا ہی اب ایک اور حاجی صاحب یہاں آئے ہوئے ہیں جو کسی کی طرف سے حج کرنے کی تکالیف اُٹھانے کے واسطے طیار ہیں۔ اور قابل اعتبار آدمی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی صاحب نیابتاً اپنا حج کرانا چاہتے ہوں۔ تو بہت جلد اطلاع دیں۔ ماہ رمضان کے اندر ہی خط وکتابت ہو کر فیصلہ ہو جائے تو بہتر ہے تاکہ عرب صاحب موصوف عید سے دوسرے دن یہاں سے تشریف لے جاویں +

کلام امیر کا پہلا پرچہ ۱۹۔ ستمبر، ۷۔ شوال کے اخبار کے ساتھ شائع ہو گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ +

اطلاع

۲۹۔ رمضان یعنی ۱۲۔ ستمبر کو اخبار شائع نہ ہوگا۔ جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے اگلا پرچہ ۱۹۔ ستمبر کو نکلے گا جو ڈبل ہوگا +

درخواست جنازہ

خوشاب کے حافظ غلام رسول صاحب احمدی مرحوم کے واسطے احباب سے دعائے مغفرت کی درخواست کی جاتی ہے +

قاضی خواجہ علی صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود کے بہت پُرانے خادم تھے۔ کبھی کسی موقعہ پر ان کو زلزلہ نہیں آیا۔ ہمیشہ مستقل مزاج رہے۔ آخر عمر لنگر خانہ کی خدمت میں گذاری۔ مرحوم چندروز لدھیانہ میں بیمار رہ کر فوت ہوئے۔ لاش قادیان لائی گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے جنازہ پڑھا اور مقبرہ بہشتی میں مرحوم کو دفن کیا گیا۔ اللھم اغفرہ وارحمہ۔ احباب سے درخواست دعائے جنازہ کی ہے +

ضرورت ہے

(۱) دو احمدی نیک دیانتدار خواندہ چست جوان خدمتگاروں کی۔ متاہل کو ترجیح دیجائے گی۔ مشاہرہ فی کس للعہ خشک۔ آیندہ عہ روپیہ تک ترقی کی امید۔ اگر محرری کے قابل ہوئے تو کسی وقت محرر بن سکتے ہیں اور اس طرح اور بھی ترقی ہو سکتی ہے +

(۲) ایک قانون دان ملازم کی جو کسی وکیل کا منشی رہ چکا ہو اور ہوشیار اور کارگذار سمجھدار اور نیک ہو اور لیاقت عمدہ رکھتا ہو۔ مشاہرہ للعہ سے عہ تک۔ احمدی کو ترجیح دیجائے گی +

(۳) ایک احمدی ہسپتال اسسٹنٹ کی۔ اگر پنشنر ہو مگر کام کے قابل ہو تو بھی مضایقہ نہیں باقی شرائط بذریعہ خط وکتابت طے ہونگی۔ درخواست مع اسناد۔ لیاقت وکارگذاری بہت جلد آنی چاہئیں

الراقم خانصاحب محمد علیخانصاحب رئیس مالیر کوٹلہ۔

مجموعہ اشتہارات حضرت مسیح موعود کا تیسرا حصہ چھپ کر طیار ہو گیا ہے۔ جن احباب کو مطلوب ہو جلد منگوا لیں۔ قیمت فی نسخہ ۱۰/ رہے

کھوئی ہوئی قوت کی واپسی کے واسطے ہمارے ایک بھائی ایک معتبر اور مجرب قیمتی دوائی کھانے اور لگانے کی پیش کرتے ہیں۔ قیمت دس روپے ہے اور بدر ایجنسی قادیان سے مل سکتی ہے +

رسید زر

۱۲۔ جولائی ۱۹۱۲ء

منشی غلام نبی صاحب ۲۱۴۶ عگ　　بابو محمد اسمٰعیل صاحب ۲۲۲۳ للعہ
منشی عبد الغفور صاحب ۲۳۳۲ ے　　شیخ محمد اسمٰعیل صاحب ۲۴۱۴ للعہ
میاں غلام سرور صاحب ۲۱۰۶ للعہ　　منشی طالب علیخانصاحب ۲۰۷۷ عگ
منشی غلام حیدر صاحب ۲۰۵۵ عگ　　سید انعام رسول صاحب ۱۹۴۹ للعہ
منشی امیر الدین صاحب ۱۶۰۵ للعہ　　بابو عبد العزیز صاحب ۱۷۵۲ للعہ
قدرداد صاحب ۱۷۵۳ للعہ　　منشی دولت خانصاحب ۱۶۹۴ للعہ
چودہری کرم الٰہی صاحب ۱۶۳۵ عگ　　خان شیر بادر خانصاحب ۱۵۹۵ للعہ
حاجی احمد اللہ صاحب ۱۴۶۷ ے　　منشی عبد الحمید صاحب ۱۴۱۳ للعہ
سید محمد محمود حسن صاحب ۱۳۴۵ للعہ　　چودہری غلام حسین صاحب ۱۳۰۳ عگ
شیخ محمد حسین صاحب ۱۳۹۶ عگ　　ملک کرم الٰہی صاحب ۱۲۵۲ للعہ
سیٹھ موسیٰ صاحب ۱۲۰۷ للعہ　　منشی غلام رسول صاحب ۱۱۶۹ للعہ
منشی نبی بخش صاحب ۱۲۷۵ عگ　　منشی الٰہی [illegible] صاحب ۱۱۴۵ [illegible]
خان احمد علی صاحب ۱۱۲۶ للعہ　　شیخ حسن محمد صاحب ۱۱۳۸ للعہ
میاں غلام رسول صاحب ۹۱۵ للعہ　　خان حامد حسین صاحب ۹۱۱ عگ
بابو عبد الرحمن صاحب ۸۲۲ للعہ　　شیخ عبد الواحد صاحب ۷۶ للعہ
شیخ فضل کریم صاحب ۷۴۵ للعہ　　سردار محمد ایوب صاحب ۵۶۱ للعہ
ایم۔ ایس یوسف صاحب ۳۶۵ للعہ　　راجہ بشیر محمد صاحب ۳۰۳ للعہ
حکیم محمد حسین صاحب ۱۲۵ للعہ　　محمد ابراہیم صاحب ۹۶ للعہ
حاجی امیر الدین صاحب وغیرہ ۶۸ للعہ　　میاں نور احمد صاحب ۶۴ للعہ
بابو جمال الدین صاحب ۵۲ للعہ　　میاں احمد علی صاحب ۴۲ للعہ
مستری خادم بخش صاحب ۳۸ عگ　　مرزا ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب ۲۶ للعہ
میاں محمد بخش صاحب ۱۶ عگ　　میاں محمد امیر صاحب ۳۰۰۲ للعہ
بابو علی محمد صاحب ۲۹۹۲ للعہ　　میاں غلام علی صاحب ۲۶۲۴ ے
ولی محمد صاحب ۲۴۵۹ ے　　شیخ علی احمد صاحب ۲۶۰۱ للعہ
منشی فرزند علی صاحب ۲۹۹۸ عگ　　محمد حسین صاحب ۱۸۹۵ للعہ

۱۳۔ جولائی ۱۲ء　　منشی سکندر علی صاحب ۲۲۴۲ عگ
۱۴۔ 〃 〃　　گلاب الدین صاحب ۴۳۵ ۲/

۱۶۔ جولائی ۱۲ء

سید ناصر شاہ صاحب ۳۵ للعہ　　زین الدین صاحب ۶۱ للعہ

کلام امیر

کلام امیر کے واسطے جو آٹھ صفحات اخبار کے ساتھ بڑھانے گویا اخبار کا دوسرا حصہ بنانے کی تجویز پچھلے اخبار میں شائع ہو چکی ہے وہ دو قسم کے کاغذوں پر چھاپا جائے گا۔ سریرام پوری کاغذ اور اعلےٰ سفید کاغذ۔ اور ان کی قیمت خریداران اخبار بدر کے واسطے مبلغ عاار اور مبلغ ؎ سالانہ علےالتواتر ہوگی۔ جو بصورت پیشگی بذریعہ منی آرڈر آنی چاہئے۔ جو صاحبان بدر کے خریدار نہیں اور صرف کلام امیر منگوانا چاہتے ہیں ان سے ایک روپیہ سالانہ محصول ڈاک وغیرہ زائد لیا جائے گا۔ عام سالانہ قیمت یہی ہے لیکن کسی کام کے ابتدا شروع کرنے اور انتظام قائم کرنے کے اخراجات زیادہ ہوتے ہیں اور شروع میں خریدار بہت کم ہوتے ہیں جس سے کارخانہ پر ایک بوجھ پڑتا ہے لہٰذا کلام امیر کے عشاق سے امید ہے کہ وہ اس کام میں خصوصیت سے امداد کریں گے اسواسطے ایک خاص قیمت مبلغ صمہ سالانہ بھی مقرر کی گئی ہے۔ ہم نے احباب کی بہت پرانی خواہش کو پورا کرنے کے واسطے یہ تجویز کی ہے۔ اب دیکھنا چاہئے کہ جو لوگ کلام امیر کے واسطے اس قدر اشتیاق ظاہر کرتے تھے وہ چندہ دینے اور کلام امیر کے واسطے خریدار بہم پہنچانے کے لئے کہاں تک سعی کرتے ہیں چونکہ منی آرڈر کی رسید خریداران کو باقاعدہ مل جاتی ہے اسواسطے کوئی علیحدہ رسید زرچندہ کی نہ دی جاوے گی (خاص چندہ معاونین اور اعانت کی جو رقم آئے گی وہ درج اخبار کیجائے گی) ہاں جن اصحاب کو ڈاکخانہ کی رسید نہ ملے یا رسید پر دستخط مشکوک ہوں وہ بذریعہ خط دریافت کرلیں

بدر میں جو ایک صفحہ کلام امیر کا ہوا کرتا ہے وہ بدستور ہوا کرے گا انشاء اللہ اور اس صفحہ کا نام بدر کا منور ہوگا اور ان آٹھ صفحوں کی سرخی کلام امیر ہوا کرے گی سب سے اول کلام امیر میں وہ درس قرآن شریف درج کیا جائے گا جو حضرت خلیفۃ المسیح ماہ رمضان میں دے رہے ہیں اور اللہ تعالےٰ کے فضل پر امید ہے کہ ماہ رمضان میں ہی پورا ہو جائے گا۔ اس درس کے اندراج کے وقت اس بات کا لحاظ نہ کیا جائے گا کہ کوئی بات پہلے درس میں بھی درج ہو چکی ہے یا کوئی بات رہ گئی ہے۔ صرف وہ باتیں درج کی جائیں گی جو حضرت نے اس درس میں فرمائی ہیں خواہ وہ پہلے کہیں لکھی جا چکی ہیں یا نہیں لکھی جا چکیں

کلام امیر کا حساب عید رمضان سے عید رمضان تک ہوا کریگا۔ سال میں ۴۸ نمبر چھپا کرینگے ہر نمبر عموماً آٹھ صفحے کا ہوگا۔ جو اصحاب سال کے درمیان خریدار بنیں گے انکو بھی شروع سال سے تمام پرچے خریدنے ہوں گے۔ کلام امیر کی قیمت کے واسطے کسی صاحب کے نام اخبار عموماً وی پی نہ کیا جائے گا اور جب تک قیمت دفتر میں پہنچ نہ جائے گی کسی کے نام یہ حصہ جاری نہ ہوگا

نقشۂ قیمت کلام امیر

	عام قیمت		قیمت خاص معاونین
	سریرام پوری کاغذ	عمدہ کاغذ	
خریداران بدر کیلئے	عا	ے	پانچ روپے
غیر خریداران بدر کیلئے	ے	للعہ	

کلام امیر کے سب سے پہلے خریدار قاضی فضل کریم صاحب متولی احمدی ہیں جن کے نام میں رحیم کریم خدا کے فضل کی نیک فال ہے اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے جو صاحب کلام امیر کے خریدار بنیں وہ اپنے نمبر خریداری بدر سے بھی ازراہ عنایت مطلع فرماویں۔

ضرورت

بدر میں ایک اسسٹنٹ کی ضرورت ہے ابتدائی تنخواہ مبلغ پندرہ ۱۵ روپے ماہوار درخواست میں اردو اور انگریزی خط کا نمونہ ہونا چاہئے نیز یہ بھی ظاہر ہو کہ عربی اور انگریزی میں استعداد کہاں تک ہے؟

رمضان المبارک میں خاص رعائت

۶ ستمبر یوم جمعۃ الوداع سے یوم عید الفطر تک جو صاحب اخبار الحق دہلی کے جو ہفتہ وار ہر جمعہ کو سلسلہ احمدیہ کی تائید میں شائع ہوتا ہے خریدار ہوں گے ان سے بجائے عہ سالانہ کے صرف عیہ چندہ سالانہ لیا جاویگا اور یہ رعایت صرف ایکصد خریداران کے واسطے ہے۔

(۲) انہیں ایام میں رسالہ احمدی کے خریدار سے بھی بجائے عیہ سالانہ کے صرف ۱۲ چندہ لیا جائے گا یہ رعایت صرف ۲۰۰ خریدار تک ہوگی۔ رسالہ احمدی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخالفین مثل ثناء اللہ وغیرہ کے جواب میں دہلی سے شائع ہوتا ہے جس کا سالانہ چندہ عیہ ہے۔

(۳) رسالہ احمدی ۱۹۰۸ء سے نکلنا شروع ہوا ہے جلد اول ۱۹۱۱ء جو نایاب مضامین اور لاجواب دلائل صداقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پُر ہے ان ایام جمعۃ الوداع سے عید الفطر تک صرف ۱۲ میں دی جائیگی پہلی جلد کے چند نسخے باقی ہیں۔ پھر دوبارہ یہ نہ دستیاب ہوں گے۔

(۴) تاریخ اسپین مجلد۔ ہسپانیہ کے عروج و زوال کی مستند تاریخ اعلےٰ کاغذ و خط ضخامت ۹۰۰ صفحہ معہ نقشہ جات۔ پسندیدہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ اصلی قیمت للعہ رعایتی عہ صرف پچاس خریداران تک یہ رعایت ملے گی۔

(۵) حمائل شریف ترجمہ ڈپٹی نذیر احمد صاحب۔ ایک صفحہ پر متن۔ بالمقابل صفحہ پر ترجمہ حاشیہ پر فوائد۔ اصلی قیمت عا رعایتی عہ مجلد۔

(۶) حمائل شریف ترجمہ شاہ عبدالقادر صاحب۔ تقطیع موزون خوشخط۔ حاشیہ پر فوائد۔ مطبوعہ ہلالی پریس ساڈھورہ قیمت اصلی عا رعایتی عہ مجلد۔

(۷) حمائل شریف ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب۔ یہ ترجمہ تحت اللفظ ہے جو نہایت عمدہ اور پسندیدہ حضرت خلیفۃ المسیح ہے۔ مطبع ساڈھورہ کی طبع شدہ ہے۔ اصلی عا رعایتی عہ مجلد

(۸) سرمہ چشم آریہ۔ مطبوعہ قادیان شریف اصلی ۱۲ رعایتی ۸

(۹) ضرورت زمانہ۔ آریوں کے قریباً یک صد اعتراضوں کا جواب۔ مصنفہ ماسٹر عبدالرحمان صاحب مصنف اختیار الاسلام وغیرہ اصلی ۸ رعایتی ۶

(۱۰) تصدیق کلام ربانی بجواب مسلمانی کے بانی کی کہانی۔ مصنفہ سید صادق حسین صاحب ممتاز کلکٹری و مشہور اہل قلم سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ یہ کتاب قابل دید و لائق خرید ہے اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک پر جو اعتراضات آریوں نے کئے تھے ان کا مکمل مفصل مدلل جواب ہے نیز انہیں مصنفوں کی کتابوں سے صداقت محمدیہ کا ثبوت اصلی ۸ رعایتی ۴۔ نوٹ۔ محصول جملہ کتب کا ذمہ خریداران ہوگا درخواستیں بپتہ ذیل یوم عید الفطر تک رعایتی قیمت کی آنی چاہئیں۔ عاجز قاسم علی ایڈیٹر اخبار الحق و رسالہ احمدی دہلی

ہدایات

اللہ تعالےٰ جزائے خیر دے حضرت اکمل کو کہ وہ ضروری اور مفید تصانیف کے سلسلہ کو ہمیشہ جاری رکھتے ہیں اور اپنے فارغ اوقات کو اس نیک کام میں لگائے رکھتے ہیں حال میں انہوں نے ایک چھوٹا سا رسالہ بنام ہدایات دربارۂ معاملات لکھا ہے جسے شیخ نور الدین شیر محمد دوکانداران قادیان نے کارڈ سائز پر چھپوا کر شائع کیا ہے اس کتاب میں سود۔ بیع۔ قرض۔ وکالت۔ مزارعت وقف وغیرہ کے متعلق ضروری باتیں آیات و احادیث کی بناء پر لکھی گئی ہیں۔ قیمت فی رسالہ

میر محمد سعید صاحب ۱۳۵ للعہ — چوہدری غلام احمد صاحب ۳۷۶ للعہ
مفتی گلزار احمد صاحب ۳۸۱ عہ — شیخ محمد حسن صاحب ۴۵۴ للعہ
میاں محمد مراد صاحب ۴۹۶ عہ — بابو عبد الرحمٰن صاحب ۵۲۷ للعہ
میاں امام الدین صاحب ۵۴۲ عہ — سید عظیم الدین صاحب ۵۸۳ للعہ
چوہدری غلام حسین صاحب ۶۹۸ للعہ — منشی مولا بخش صاحب ۷۲۵ للعہ
مولوی انوار حسین صاحب ۷۳۶ للعہ — میاں خیر الدین صاحب ۷۴۳ للعہ
بابو محمد حسین صاحب ۸۳۲ عہ — میاں عمر الدین صاحب ۸۳۶ ہے
منشی خدا بخش صاحب ۹۱۲ عہ — بابو محمد حیات صاحب ۹۲۳ للعہ
چوہدری غلام محمد صاحب ۹۴۸ للعہ — میاں غلام محمد صاحب ۹۴۹ للعہ
قاضی عبد الحمید صاحب ۹۹۹ للعہ — میاں محمد بخش صاحب ۱۲۰۸ ۱
شیخ فتح محمد صاحب ۱۱۲۰ للعہ — مولوی محمد الدین صاحب ۱۲۶۹ للعہ
سید فیاض الدین احمد صاحب ۱۲۹۰ للعہ — بابو روشن الدین صاحب ۱۲۹۴ للعہ
چوہدری محمد الدین صاحب ۱۳۷۵ عہ — چوہدری غلام محمد صاحب ۱۵۰۵ للعہ
خواجہ محمد رمضان صاحب ۱۵۴۶ للعہ — شیخ منظر احمد صاحب ۱۵۵۹ للعہ
ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب ۱۵۶۴ للعہ — حکیم نواب علی صاحب ۱۵۸۱ عہ
منشی محمد ابراہیم صاحب ۱۶۱۲ للعہ — فضل الٰہی صاحب ۱۶۴۴ للعہ
نصر اللہ خاں صاحب ۱۶۸۶ للعہ — منشی رکن الدین صاحب ۱۷۴۱ عہ
نور احمد صاحب ۱۷۵۹ للعہ — حکیم صدر الدین صاحب ۱۸۴۳ للعہ
عبد الوالی صاحب ۱۸۵۴ للعہ — شیخ مولا بخش صاحب ۱۸۸۷ للعہ
ملک غلام محمد صاحب ۱۸۹۷ للعہ — منشی احمد علی صاحب ۱۹۲۷ للعہ
منشی خوشی محمد صاحب ۲۰۰۹ للعہ — منشی فضل کریم صاحب ۲۰۲۲ للعہ
مولوی غلام اکبر صاحب ۲۰۸۴ للعہ — ڈاکٹر محمد شریف صاحب ۲۱۲۰ للعہ
بابو عبد الغنی صاحب ۲۲۰۰ للعہ — منشی غلام محی الدین صاحب ۲۳۵۳ عہ
منشی محمد عثمان صاحب ۲۳۴۱ عہ — منشی محمد صادق صاحب ۲۴۱۲ للعہ
منشی شاہ ولی صاحب ۲۵۷۳ عہ — چوہدری نصر اللہ خاں صاحب ۲۵۹۵ للعہ
بابو عبد الغفور صاحب ۲۶۲۰ للعہ — چوہدری صادق علی صاحب ۳۰۰۰ للعہ
منشی اصغر علی صاحب ۳۰۰۱ عہ — غلام حیدر صاحب ۱۷۳ للعہ

۱۷ - جولائی ۱۲ء

منشی غلام محی الدین صاحب ۲۴ للعہ — میاں خدا بخش صاحب ۵۹۷ عہ
منشی عبد العظیم صاحب ۶۰۴ عہ — مولوی محمد ابراہیم صاحب ۷۹۵ عہ
حکیم محمد بخش صاحب ۱۰۷۳ للعہ — بابو محمد رشید صاحب ۱۱۱۹ للعہ
حکیم غلام محی الدین صاحب ۱۶۷۶ للعہ — منشی غلام حسین صاحب ۲۱۴۷ عہ

۱۸ - جولائی ۱۲ء

حکیم احمد کلام صاحب ۲۹۸۸ عہ — بابو صالح محمد صاحب ۵۹۱ للعہ
میاں سعید الدین صاحب ۹۶۸ للعہ — منشی عبد الرزاق صاحب ۱۴۱۸ للعہ
منشی محبوب عالم صاحب ۱۸۶۳ عہ — خانزادہ امیر اللہ خاں صاحب ۱۹۱۳ للعہ

۱۹ - جولائی ۱۲ء

ڈاکٹر عبد الستار صاحب ۳۹۱ للعہ — سید عبد الواحد صاحب ۶۷۷ للعہ
احمد علی خان صاحب ۱۳۵۷ عہ — میاں نبی بخش صاحب ۱۳۲۹ للعہ
منشی عبد الرزاق صاحب ۱۶۷۷ للعہ — مولوی تاج الدین صاحب ۱۶۸۸ للعہ
چوہدری محمد حیات صاحب ۱۹۶۱ عہ — منشی نصر اللہ خاں صاحب ۲۱۵۵ للعہ
مسماۃ فضل بیگم صاحبہ ۲۹۹۴ للعہ

۲۰ - جولائی ۱۲ء

منشی محمد الدین صاحب ۵۰۱ عہ — مولوی غلام امام صاحب ۱۴۵۴ للعہ
منشی غلام مصطفیٰ صاحب ۱۵۸۷ للعہ — غلام احمد صاحب اختر ۱۶۴۴ للعہ
عبد الحمید صاحب ۱۸۲۵ للعہ — بابو اختر علی صاحب ۲۶۲۱ للعہ

۲۲ - جولائی ۱۲ء

خواجہ غفار جو صاحب ۵۵۹ عہ — منشی عبد الرزاق صاحب ۸۵۰ عہ
بابو کریم بخش صاحب ۱۱۰۱ للعہ — منشی عبد الکریم صاحب ۱۱۳۴ عہ
شیخ عبد العزیز صاحب ۱۵۱۳ للعہ — منشی رحیم بخش صاحب ۱۸۱۱ عہ
اہلیہ طارت حسین صاحب ۲۵۳۷ عہ — خان محمد شریف صاحب ۲۶۱۱ للعہ
منشی سراج الدین صاحب ۳۰۰۴ ہے — بابو احمد خاں صاحب ۳۰۰۵ عہ

۲۳ - جولائی ۱۲ء — منشی علی محمد صاحب ۴۰۴ للعہ

۲۴ - جولائی ۱۲ء

والدہ عبد الحی صاحبہ ہے — شیخ محمد اسمٰعیل صاحب ۲۵۹۸ عہ
منشی غلام حیدر صاحب ۱۷۹۷ للعہ — محمد خاں صاحب ۱۳۰۸ للعہ
منشی نور الدین صاحب ۲۰۸۳ للعہ — کویا کٹی ۲۵۷۲ للعہ
سید محبوب عالم صاحب ۲۸۴۸ دستی معرفت محمد عالم ہے

۲۵ - جولائی ۱۲ء

میاں سلطان محمد صاحب ۲۳۷۲ عہ — میاں محمد الدین صاحب ۲۵۸ ہے

۲۶ - جولائی ۱۲ء

سید اسد اللہ شاہ صاحب ۵۹۲ للعہ — منشی فیروز الدین صاحب ۲۹۹۹ ہے
منشی عنایت اللہ صاحب ۲۶۱۲ للعہ — محمد حسین صاحب ۸۰۵ ہے

۲۷ - جولائی ۱۲ء — منشی عابد علی صاحب عہ

۲۹ - جولائی ۱۲ء

عبد الوہاب صاحب ۲۷۹ للعہ — منشی صدر الدین صاحب ۳۴۷ للعہ

۳۰ - جولائی ۱۲ء

شیخ احمد علی صاحب ۳۰۰۷ للعہ — منشی محمد اسمٰعیل صاحب ۱۴۹۲ للعہ

۳۱ - جولائی ۱۲ء — سید کبیر الدین احمد صاحب ۲۵۹۹ للعہ

یکم اگست ۱۲ء

بابو نظام الدین صاحب ۱۸۹۱ ہے

۲ - اگست ۱۲ء

عبد اللہ صاحب ۱۶۶۷ ہے — منشی احمد الدین صاحب ۶۷۴ عہ

۳ - اگست ۱۲ء

محمد عبد الرشید صاحب ۹۵۴ ہے — منشی عبد المجید صاحب ۲۰۶۹ عہ
پیر برکت علی صاحب ۱۰۰ ..... عہ

۵ - اگست ۱۲ء

منشی دین محمد صاحب ۳۰۱ عہ — عبد الحی صاحب ۲۷۱۳ عہ
محمد حسین خان صاحب ۲۱۴۳ للعہ — آغا محمد صاحب ۲۰۸۶ عہ
سردار امام بخش صاحب ۱۳۴۸ للعہ — مظفر الدین صاحب ۷۴۸ للعہ

۶ - اگست ۱۲ء — ماسٹر ہدایت صاحب ۱۳۴۴ عہ

۷ - اگست ۱۲ء

منشی غلام محمد صاحب ۱۸۶۹ للعہ — شیخ محمد عبد اللہ صاحب ۱۳۰۴ للعہ

۸ - اگست ۱۲ء — مولوی محمد مرتضیٰ خاں صاحب ۸۳۹ للعہ

۹ - اگست ۱۲ء

منشی غلام نبی صاحب ۱۰۹۹ للعہ — مولوی عبد الرحمٰن صاحب ۱۴۸۷ ہے

۱۰ - اگست ۱۲ء

منشی عبد الرحمٰن صاحب ۶۸۱ عہ — منشی عبد اللہ صاحب ۳۰۱۶ عہ

+

مبارک

حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے فرزند نرینہ عطاء فرمایا ہے۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے مولود مسعود کو صحت اور نیکی کے ساتھ عمر دراز عطاء کرے۔ جناب خلیفہ صاحب خدمات عہدہ سکرٹری شپ و امیر عمارت علاوہ ڈاکٹری خدمات کے ادا کر رہے ہیں کچھ بیمار بھی رہتے ہیں احباب اس مخلص وجود کیلئے دعا کریں + حضرت خلیفۃ المسیح کی نواسی کے بیٹی پیدا ہوئی ہے۔ خدا اپنے نیک بندوں کو نیک اولاد کی کثرت دکھاتا ہے۔ آپکی یہ نواسی برادرم مفتی فضل الرحمٰن صاحب کی دختر نیک اختر ہیں اور ان کی شادی پچھلے سال چوہدری فتح محمد صاحب ایم اے کے ساتھ ہوئی تھی۔ اللہ تعالےٰ سعیدہ بنائے۔ حضرت نے چوہدری صاحب کو فرمایا۔ ہمارے ہاں بھی سب سے اول لڑکی پیدا ہوئی تھی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر میں بھی سب سے اول لڑکی پیدا ہوئی تھی۔ خدا مبارک کرے + ماسٹر فقیر اللہ صاحب و منشی نعمت اللہ خانصاحب کے ہاں بھی لڑکیاں پیدا ہوئی ہیں۔ خدا نیک بنائے۔ آمین +

درس قرآن

کے دو جلسے بڑی رونق اور رحمت و برکت کے ہوتے ہیں درس قرآن کی خبر اخبار میں پڑھ کر حضرت میر ناصر نواب صاحب سرسہ سے بھاگے آئے ہیں۔ چوہدری حاکم علی صاحب چک پنیار تشریف لائے ہیں۔ چوہدری نصر اللہ صاحب سیالکوٹ سے اور بعض دوست اپنی فرصت کے مطابق دو دو چار چار روز کے واسطے باہر سے تشریف

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ ۵؍

اصلی ممیرہ اور ممیرے کے سرمے کا اعلان عرصے سے شائع ہو رہا ہے اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب مدظلہ کا بنایا ہوا ہے آپنے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ برائے امراض چشم بسیار مفید است" یہ سرمہ دھند۔ جالا پھولا پڑوال سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند امراض چشم کے لئے مفید ہے۔ قیمت سرمہ اول فی تولہ عہ۔ قسم دوم عہ قسم سوم عہ۔ اصلی ممیرا جس کی قیمت للعہ فی تولہ ہے صرف انہی دو ماہ کے لئے اسکی رعایتی قیمت ۳ فی تولہ کر دی ہے بعض ضروریات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کر دیا ہے ترکیب استعمال۔ ممیرہ پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کیطرح باریک پیس کر آنکھوں میں ڈالا جاوے۔ یہ سرمہ خاص کر گرمی کے موسم میں جنکی آنکھیں ہوں تو ان کے لئے بہت مفید و مجرب ہے۔

المشتہر۔ احمد نور کابلی۔ مہاجر سوداگر۔ قادیان ضلع گورداسپور

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جسکی عبارت یہ ہے

مقوی جمیع اعضاء۔ نافع صرع۔ مشہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح دافع بواسیر و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شیخوخیت۔ فساد بلغم و قاتل کرم شکم۔ مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ قیمت قسم اول ۱۲ ؍ تولہ قسم دوم آٹھ تولہ ہے۔

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں۔ مشہدی اور پشاوری۔ بادامی سیاہ اور سفید۔ ماشی۔ ریشمی اور سوتی۔ تُری صلے سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں ؎

المشتہر

احمد نور۔ کابلی۔ مہاجر۔ سوداگر۔ قادیان ضلع گورداسپور

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں ۱۲ء

اصلی عرق کافور

دیکھو گرمی کا موسم آیا۔ جہاں تہاں ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہے اس کے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصلی عرق کافور ہے۔ یہ دوا چھبیس برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے۔ یہ عرق گرمی کے دست۔ پیٹ کا درد اور متلی کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو۔ قیمت فی شیشی ۴ ؍۔ محصولڈاک ایک شیشی سے چار تک ۵ ؍

عرق پودینہ

یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے بنایا گیا ہے اس کا رنگ بھی پتی کے رنگ کا سا ہے اور خوشبو بھی تازہ پتیوں کی سی آتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے ریاح کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے۔ پیٹ کا پھولنا ڈکار کا آنا۔ پیٹ کا درد۔ بدہضمی اور متلی۔ اشتہا کا کم ہونا۔ ریاح کی سب علامتیں دور ہو جاتی ہیں۔ قیمت فی شیشی ۸ ؍۔ محصول ۵ ؍

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

چشمۂ زندگی ۱۲؍

اہل وطن کی متفقہ آواز بلند! قابل غور!!

جناب خلیفۃ المسیح حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ یہ کتاب مجھے اپنے مضمون میں پسند آئی ہے۔ مہتہ سیتا رام دت وید کوبرجن صدر بازار راولپنڈی کی محنت بہت قابل قدر ہے مجھے بڑی خوشی ہوگی اگر ملک اس رسالہ کی قدر کرے۔

مشہور علامہ پیر مولوی مہر علی شاہ صاحب گولڑہ سے رقم فرماتے ہیں۔ کہ رفاہ خلق کے لئے یہ ہدایات نہایت ضروری اور مفید تھے جن کی اشاعت کی توفیق حکیم مطلق نے آپکو عطا فرما کر نعم الرفیق وحبذا الشفیق کہلانے کا استحقاق بخشا۔ خوش نصیب ہوگا وہ جس نے حفظ ماتقدم یا تدارک مافات کا احسان نایاب قابل قدر ہدایات سے حصہ لیا۔

حاذق الملک حکیم حافظ اجمل خان صاحب رئیس اعظم دہلی۔ میں نے چشمۂ زندگی کو جستہ جستہ دیکھا میں سمجھتا ہوں کہ یہ کتاب مفید ثابت ہوگی۔ لائق مؤلف نے اس کے جمع کرنے میں خاص محنت کی ہے۔

نوٹ:۔ (۳۵۰) صفحہ کی مجلد باتصویر رنگین قیمت ۱۲؍ محصول ۳ ؍ دو جلد پر محصول معاف چار جلد پر بیس فیصدی کمیشن۔

آلۂ دستی جنتر

جس کے ذریعہ گذشتہ چھ سال کے عرصہ میں ۵۰۰۰ ہزار اشخاص مستفید ہو چکے ہیں۔ بدہضمی قبض دائمی۔ مردانہ۔ زنانہ امراض۔ بواسیر۔ یرقان۔ دمہ۔ تپ دق۔ بخار۔ سردرد زکام وغیرہ کے لئے ایک مستند آلہ مانا گیا ہے مفصل واقفیت کیلئے چھوٹے سائز دو سو صفحہ کی مجلد کتاب شودھن ددھی۔ قیمت ۶ ؍ منگوا کر ایک مفید سچائی سے آگاہی پاؤ

تجربات

جناب سعد اکرم خاں صاحب تحصیلدار جموں لکھتے ہیں ایک عدد دستی جنتر آپسے منگوایا تھا جیسی صفت تھی ویسے ہی پایا ایک آلہ اور ارسال کریں

حکیم رسول شاہ۔ بھون (جہلم) آپکا حال ہی میں جو آلہ منگوایا اس نے کئی جانوں کو بچایا۔

حکیم تاراچند۔ زبدۃ الحکماء گجرات:۔ آپ سے دو عدد آلہ منگوائے تھے بچوں سے بوڑھوں تک کو نہایت مفید ہے۔

لالہ رلا رام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر گوجرانوالہ۔ ایک دستی جنتر اور بھیجیں۔ واقعی مفید چیز ہے۔

مکمل سامان اعلےٰ قسم۔ قیمت پانچ روپے۔ محصول ۱۲ ؍

پتہ:۔ مہتہ سیتا رام دت وید کوبرجن۔ آدیتہ اوشد ھالیہ

صدر بازار۔ راولپنڈی ؎